عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۲۱
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اللہ جل جلالہ

کی عظمتِ شان اور قدرت و حکمت کی

کوئی انتہا نہیں

اُسوۂ رسولِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ میں

اُمت کی رہنمائی موجود ہے جو بھی ان کو سمیٹ کر

اپنے عمل کا دامن بھرے اسکو فلاح دارین کی

سعادت نصیب ہوگی

ختمِ نبوۃ

علماء کنونشن

جرمنی کی قادیانی جماعت دھڑے بندی کا شکار ہوگئی

مرزا طاہر نے مربی انچارج کو معطل

اور بعض دوسرے کارکنوں کو جماعتی کاموں سے الگ کر دیا

قادیانی اختلافات [illegible]

یہ افسانہ نہیں حقیقت ہے

قادیانیوں کا آپس میں ایک مکالمہ

جسمیں مرزائیت کے عزائم کھل کر سامنے آجاتے ہیں

قادیانی انتشار اور چند حقائق

مرزا طاہر کا دورِ قیادت بھی

قادیانیت کیلئے نیک شگون ثابت نہ ہوا

مرزا قادیانی کی کہانی

مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

ہماری جماعتوں کے بعض لوگ خلیفہ بننے کی کوشش کرتے ہیں

دین [illegible] بناتے ہیں جو خلافت کا خصوصی حق ہوتا ہے

[illegible] (مرزا طاہر کا بیان)

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

جسطرح مسیلمہ کذاب باوجود کلمہ پڑھنے کے مرتد تھے اسیطرح قادیانی بھی مرتد ہیں

اختر ——— خانپور

س: کچھ دن ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرزائیت کے خلاف لکھے گئے لٹریچر کا ایک کتابچہ کو پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں "جماعت احمدیہ" کے سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے آپ کے خط کا جواب لکھا تھا یہ جواب ان کے لیٹر پیڈ پہ لکھا گیا تھا اس کی چھپائی میں سب سے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ تھی اس کے بعد کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٥ لکھا تھا۔

میرا یہ سوال ہے کہ جب یہ لوگ ہمارا پورا اور بالکل صحیح کلمہ پڑھتے ہیں تو پھر ہمارا اختلاف کس بات کا ہے؟ اس بارے میں مجھے ایک حدیث مبارکہ بھی یاد آرہی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "میری ان سے اس وقت تک لڑائی (جنگ) ہے جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٥ نہیں پڑھ لیتا۔"

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ہم کس طرح کلمہ گو کو کافر کہہ سکتے ہیں میرے خیال میں یوں تو کہا جاتا ہے کہ ان کا مسلک "احمدی" ہے اور ہمارا مسلک دیوبند ہے۔

ج: جناب نے پورے رسالہ میں رشید چوہدری کا پیڈ پر لکھا ہوا کلمہ ہی دیکھا۔ یا کچھ اور بھی؟

اس پورے رسالہ میں مرزا دجال کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے اور یہ ایسا ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کے پاس اس کا جواب نہیں اور یہ قادیانی ایسے کذاب کو نبی مانتے ہیں کیا کسی حدیث میں آپ نے یہ بھی پڑھا ہے کہ مسیلمہ کذاب کو نبی ماننے والے اگر کلمہ پڑھیں تو ان کو بھی کافر نہ کہو۔

مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والے یہی کلمہ پڑھتے تھے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے ان کو مرتد قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کیا۔ یہی حال قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے کا ہے، جس حدیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ان لوگوں سے متعلق ہے جن کا کلمہ گو ہونا تو معلوم ہو۔ دوسرا کوئی عقیدہ ہمیں معلوم نہ ہو، جن لوگوں کا کفر وارتداد معلوم ہو ان کا قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے:

"لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم"

"بہانے نہ بناؤ، تم دعوائے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔"

اور یہ بھی آپ نے خوب کہی کہ:

"میرے خیال میں یوں تو کہا جاسکتا ہے کہ ان کا مسلک "احمدی" ہے اور ہمارا مسلک دیوبند ہے۔"

گویا ایک جھوٹے مدعی نبوت کو ماننے کے باوجود "آپ کے خیال میں" صرف مسلک ہی کا فرق ہوتا ہے، مذہب اور دین نہیں بدلتا۔ میرے محترم! مسلک کا فرق ایک دین اور مذہب کے اندر رہ کر ہوتا ہے۔ جبکہ جھوٹے مدعی نبوت کے مان لینے کے بعد آدمی دین ہی سے خارج ہو جاتا ہے۔ جب دین ہی بدل گیا بلکہ ایک شخص اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر میں داخل ہو گیا تو صرف مسلک کا فرق کہاں رہا؟

قادیانیوں کا ہمارا کلمہ پڑھنا ان کو مسلمان نہیں بناتا ہے بلکہ ان کے کفر وارتداد میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ اس موضوع پر میرے دو رسالے ملاحظہ فرمالیں: "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" اور "قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟"

یہاں جناب کی توجہ ایک اور نکتہ کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ قادیانی بھی امت مسلمہ کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ اہل اسلام، قادیانیوں کے خود ساختہ نبی کے منکر ہیں، جیسا کہ قادیانی اکابر کے درج ذیل حوالوں سے واضح ہے:

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳۔ روحانی خزائن ص ۱۶۷ ج ۲۲)

(۲) نیز مرزا کا بزعم خود الہام ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا کو مخاطب کر کے (نعوذ باللہ) فرماتا ہے کہ اے مرزا:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا، اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا، اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات ص ۲۸۵ ج ۳)

(۳) نیز مرزا لکھتا ہے:

"ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔"

(انجام آتھم ص ۶۲۔ خزائن ص ۶۲ ج ۱۱)

(۴) مرزا محمود قادیانی اپنی کتاب "آئینہ صداقت" میں لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(۵) مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی کلمۃ الفصل میں لکھتا ہے:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ مندرجہ ریویو بابت مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

الغرض قادیانی، دنیا بھر کے مسلمانوں کو محض اس جرم کی وجہ سے کافر اور جہنمی کہتے ہیں کہ وہ مرزا کذاب کو نہیں مانتے، کیا آپ نے کبھی ان سے یہ بھی سوال کیا کہ جب دنیا بھر کے مسلمان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی ایک ایک بات پر ایمان رکھتے

باقی صـ۲۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۰ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۵ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء شمسی | شمارہ نمبر ۲۱

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: آپ کے مسائل اور ان کا حل ——— ۲
۲: نعت شریف ——— ۴
۳: قادیانی انتشار اور چند حقائق (اداریہ) ——— ۵
۴: اللہ تعالیٰ کی عظمتِ شان ——— ۶
۵: اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ——— ۸
۶: ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ یادیں ——— ۱۰
۷: جنت دوزخ ——— ۱۱
۸: قیمتی کاغذات و نوادرات اور کتابوں کے دشمن ——— ۱۳
۹: خواجہ نظام الدین طوسیؒ کا خط ——— ۱۴
۱۰: سُرمۂ بصیرت ——— ۱۵
۱۱: غسلِ میت کے احکام ——— ۱۶
۱۲: یہ افسانہ نہیں حقیقت ہے ——— ۱۹
۱۳: مرزا قادیانی کی کہانی۔ مرزا اور مرزائیوں کی زبانی ——— ۲۰
۱۴: اخبارِ ختم نبوت ——— ۲۲
۱۵: قادیانی جماعت دھڑے بندی کا شکار ہوگئی ——— ۲۲
۱۶: دفتر ختم نبوت لندن میں علماء کنونشن ——— ۲۳
۱۷: بخاری کی پکار ——— ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۳۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ بی ... کراچی

نعت شریف

صلی اللہ علیہ وسلم

انہیں یاد کر رہا ہوں میں ادب سے سر جھکائے
جو سراپا بن کے رحمت مری زندگی پہ چھائے

کوئی رحمتِ خدا سے جو کبھی مدینہ جائے
مری داستانِ غم کو درِ پاک پر سنائے!

بنے اشک مصطفےٰ کے کبھی رحمتوں کے موتی
کبھی برقِ طور کوندی جو حضورؐ مسکرائے!

ہو سلام ان پہ صد ہا ہو درود ان پہ لاکھوں
جو جناب مصطفےٰؐ کا کبھی لب پہ نام آئے

وہاں عمرِ جاوداں کے ملے جلوۂ محبت!
جہاں گیسوئے محمدؐ تیرے پڑ گئے ہیں سائے

میں ہوں عاشق محمدؐ مجھے کوئی غم نہیں ہے
کہو شیدا اپنا مجھ کو نہ زمانہ یہ بنائے!

یہ خبیب دل کی دھڑکن یہی مجھ سے کہہ رہی ہے
مجھے ڈھونڈے کوئی جب بھی درِ مصطفےٰ پہ پائے

قادیانی انتشار اور چند حقائق

مرزا طاہر کا دورِ قیادت بھی قادیانیت کے لیئے نیک شگون ثابت نہ ہوا۔

جرمنی کی قادیانی جماعت میں ٹوٹ پھوٹ ، اختلافات اور آپس کی ناچاقی وکشیدگی کی خبریں آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ قادیانی جماعت میں حال ہی میں انتشار کیسے پیدا ہوا ۔ قادیانی جماعت کو سب سے بڑا دھچکا اس وقت لگا جب خلافت کے مسئلے پر ۱۹۱۴ء میں قادیانی دو ٹکڑوں میں بٹ گئی اور لاہوری پارٹی وجود میں آئی۔ پھر اسی جماعت میں کئی ایک جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوتے اور انہوں نے اپنا اپنا الگ گروپ بنالیا ۔ دیندار انجمن کا بانی صدیق دیندار چن بشویشور جس نے " بسوشور " کا دعویٰ کیا تھا اس کا بھی قادیانی پارٹی سے تعلق تھا ۔ گویا قادیانی جماعت میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ہی شروع ہوگیا تھا ۔ ۱۹۸۲ء میں مرزا ناصر کی موت قادیانی جماعت کے لیے مزید انتشار کا باعث بنی ، مرزا طاہر کا بھائی مرزا رفیع کا دعویٰ تھا کہ " خلافت " اس کا حق ہے لیکن مرزا طاہر نے بزور طاقت " خلافت " پر قبضہ کرلیا ۔

مرزا طاہر کا دورِ قیادت بھی قادیانیت کے لیے نیک شگون ثابت نہ ہوا ۔ قادیانی امت پر منحوسیت کا سایہ چھایا رہا اور آج بھی اس کے دور میں ابتلا ہی ابتلا ہے ۔ خود مرزا طاہر کو ملک سے فرار ہو کر لندن جانا پڑا ۔ اس کے علاوہ اندرونی حال یہ ہے کہ ایک طویل عرصے سے قادیانی جماعت میں انتشار برپا ہے ۔ شاید اس کا آمرانہ یا تحکمانہ لہجہ اور سخت مزاجی ——— قادیانوں کے لیے ناقابل برداشت ہے یا کوئی اور وجہ ——— کہ ربوہ میں بھی مرزا طاہر پر کھلی تنقید کی جانے لگی اور بیرون ملک بھی بغاوت کے آثار نمایاں ہیں ۔ یورپ اور امریکہ سے تو گذشتہ دو تین سال قبل زبردست کشیدگی کی اطلاع ملی تھی ۔

اب حال ہی میں جرمنی میں جو واقعات رونما ہوئے اس نے پوری قادیانی جماعت میں کھلبلی مچادی ۔ مرزا طاہر کو جرمنی کا سفر کرنا پڑا اور اندرونی انتشار کی بیخ کنی کرنے کے لیے سخت اقدامات کرنے پڑے ۔ مرزا طاہر نے جرمنی میں ۳۰ ر اگست کو جو خطبہ دیا اس کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں :

(۱) قادیانی جماعت میں ایک طویل عرصے سے فتنہ پک رہا تھا ۔ مرزا طاہر کے دور قیادت میں فتنوں نے سر اٹھایا اور مرزا طاہر نے اس کی بیخ کنی کی ۔ جرمنی کے مربی انچارج اور ان کے رفقاء نے باغیانہ رویہ اختیار کیا ۔ بے ہودہ حرکتیں کیں اور ان کے دل میں شیطانی خیالات پیدا ہوئے ۔ مربی انچارج جھگڑے کا بانی بنا ، مربی انچارج زیادہ اختیارات بلکہ جرمنی کے امیر سے زیادہ اختیارات کا مطالبہ کررہا تھا ۔ جو کہ قادیانی دستور کے منافی تھا جس کی وجہ سے قادیانی جماعت اختلافات وانتشار کا شکار ہوگئی ۔ مرزا طاہر کو یہ شکایت تھی ان کی جماعت کے اندر بعض لوگ " خلیفہ " بننے کی کوشش کرتے ہیں ۔

(۲) ان کے اختلافات اور کشیدگی کے نتیجہ میں مرزا طاہر نے سخت اقدامات کرتے ہوئے جماعت کے پرانے کارکنوں کو جماعتی کاموں سے یکسر الگ کردیا اور مربی انچارج کو غالباً معطل کردیا ۔ جس کی وجہ سے گویا باغی ارکان نے مرزا طاہر سے عملاً بیعت فسخ کرلی ہے ۔

(۳) باغی گروہ کے ارکان کو مرزا طاہر نے شیطانی پارٹی قرار دیا ، اور دھمکی دی کہ باغی ارکان کو زندہ رہنے کا حق نہیں ۔ باغی ارکان کو کسی صورت میں پنپنے نہ دینے کا اور بغاوت سے سر اٹھا کر چلنے والوں کے سر کچلنے کا اعلان کیا ، اور مرزا طاہر نے کہا کہ بہت سے بڑے بڑے لوگ پہلے بھی پیدا ہوئے ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ۔ اور لاہوری جماعت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ان کا کیا حال ہوا تھا ؟

قادیانی جماعت کے اندرونی انتشار سے نہ ہمیں دلچسپی ہے اور نہ ہمیں اس سے کوئی فائدہ یا نقصان ۔ ان واقعات کے پس منظر میں چند حقائق بیان کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کونسی مجبوری تھی کہ مرزا طاہر کو باغی گروہ کے خلاف سخت اقدامات کرنے پڑتے ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی جو کسی جماعت کا سربراہ ہو وہ جماعتی دستور وروایات کی خلاف ورزی برداشت کرہی نہیں سکتا ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جماعتی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں سے سختی سے نمٹے ایسا کرنے کا جماعت کے سربراہ کو حق حاصل ہے ۔ مرزا طاہر نے بھی باغی گروہ کے خلاف کاروائی ان ہی اصولوں کے تحت کی کیوں کہ باغی گروہ نے نہ صرف قادیانی دستور کو پارہ پارہ کیا بلکہ

قادیانی سلسلے کی قدیم روایات کو ٹھوکر ماری"۔ یہ بہت بڑا گھناؤنا جرم تھا جو باغی ارکان سے سرزد ہوا۔ اور مرزا طاہر کے لیے یہ جرم ناقابل برداشت تھا۔

اس لیے مرزا طاہر نے اپنے جماعتی نظام درست رکھنے کے لیے باغی گروہ کے خلاف سخت کاروائی کی۔ اگر اس موقع پر باغی ارکان یہ واویلا مچاتے کہ "ہم پر ظلم ہو رہا ہے" "یا ہمیں "مذہبی آزادی حاصل نہیں" تو کوئی قادیانی جو مرزا طاہر کا وفادار ہوگا اس بات پر توجہ نہیں دے گا۔ بالکل ٹھیک اسی طرح قادیانیوں نے بھی پاکستان کے دستور و آئین کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی اور قادیانی آرڈیننس کا مذاق اڑایا اگر حکومت پاکستان اس خلاف ورزی کے نتیجہ میں کوئی کاروائی کرتی ہے تو "ظلم" اور "مذہبی آزادی حاصل نہیں" کا واویلا کیوں مچاتے ہیں اگر مرزا طاہر اپنی جماعت کے نظریات کے تحفظ کے لیے مخالف گروہ کی سرکوبی کریں تو وہ جائز باقی ہے۔ اگر یہی عمل حکومت وقت مسلمانوں کے دین و ایمان نیز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام دشمن عناصر کی سرکوبی کے لیے کرے تو وہ ظلم بن جاتا ہے اور "مذہبی آزادی" کے منافی قرار پاتا ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا طاہر تو اپنی جماعت کے افراد کو آزادی کا حق دینے کو تیار نہیں لیکن کسی اور سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ انہیں حق دیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

مرزا طاہر کو باغی گروہ سے ایک شکایت یہ ہے کہ ان میں سے بعض لوگ "خلیفہ" بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ "وہی انداز اپناتے ہیں جو خلافت کا خصوصی حق ہے"۔ یہی بات تو ہم ان کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ" مذ بناؤ اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال کا غلط استعمال نہ کرو۔ جس طرح مرزا طاہر کے لیے "خلیفہ بننے کی کوشش" کرنا ناقابل برداشت ہے اسی طرح جب قادیانی گروہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرتا ہے تو مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرزا طاہر کا یہ اعلان کہ باغی گروہ کو بننے نہیں دیا جائے اور وہ کچلے جائیں گے تو مسلمانوں کا بھی حق ہے کہ اس بات کا اعلان کریں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کرنے والوں کو پاکستان میں پنپنے نہیں دیا جائے گا اور ایسی اسلام دشمن تحریکوں کو کچل دیا جائے گا۔ اس پر قادیانیوں کو واویلا نہیں مچانا چاہیے۔ آخیر میں ایک بار پھر ہم کہتے ہیں کہ قادیانیوں کے اندرونی اختلافات سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہاں اگر باغی گروہ کے ارکان اس "ٹھوکر" کے نتیجہ میں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک غلط ٹولے سے وابستہ تھے اور جھوٹے مذہب میں شامل تھے تو اگر وہ قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں تو ہم ان کو خوش آمدید کہنے کو تیار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت شان، علم، قدرت و حکمت کی کوئی انتہا نہیں

ماخذ "درس قرآن" مؤلفہ : الحاج محمد احمد صاحب

خلق اللہ السمٰوٰت والارض بالحق ان فی ذٰلک لاٰیۃ للمؤمنین ۝

(سورۃ العنکبوت پ ۲۰)

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو مناسب طور پر بنایا ہے، ایمان والوں کے لئے اس میں بڑی دلیل ہے اسلام کا تو یہ عقیدہ ہی ہے کہ یہ سب کائنات اور زمین و آسمان کا کارخانہ از خود نہیں چل رہا بلکہ اس کا کوئی چلانے والا ہے جس کے علم قدرت و حکمت کی کوئی انتہا نہیں۔ قدیم ماہرین فلکیات و ہیئت میں سے بہت سے محققین نے تمام عمر کی کاوش اور تحقیقات کے بعد کھلے لفظوں میں یہ اقرار کیا ہی تھا کہ ان معاملات میں جو کچھ غور و تحقیق کی گئی اور لکھا گیا وہ سب تخمینی قیاس آرائی سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور یہ کائنات کا میدان اتنا وسیع ہے کہ ہمارے قیاس اور وہم و گمان کی بھی رسائی اس تک نہیں ہو سکتی مگر اب جدید سے جدید ماہرین زمین پر بیٹھ کر نہیں بلکہ زمین سے ہزاروں میل دور کی بلندی پر پہنچنے اور اس زمین کی کشش سے باہر کی فضا جس کو آج کل خلا کہا جاتا ہے اس میں پہنچنے اور جدید ترین دوربینوں اور جدید آلات کی مدد سے جو مشاہدات ہوئے ہیں اور جو معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ ان میں بھی ستاروں اور سیاروں کا ایسا ناپیدا کنار جہان نے دکھائی دیتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم و حکمت کے سامنے انسانی بے بسی اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کائنات اتنی پر حکمت اور اتنی منتظم ہے کہ اس کا تصور بھی انسانی ذہن پر پوری طرح نہیں کر سکتا اور انسان یہ ماننے پر مجبور ہے کہ زمین پر جاندار چیزوں کی بقا کے لیے جو حالات ضروری ہیں وہ نہایت مکمل طور پر یہاں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں جو ارشاد فرمایا

خلق اللہ السمٰوٰت والارض بالحق

اس کی تصدیق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور پر بنایا ہے کائنات کے چند حقائق کو جدید سائنس کی روشنی میں سنئے اور غور کیجئے کہ خالق کائنات نے یہ کائنات کس درجہ بالحق پیدا فرمائی ہے۔

زمین اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے لٹو کی مانند گھومتی ہے اگر زمین کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی تو ہمارے دن اور رات اب کے دن اور رات

سے دس گنا زیادہ لمبے ہوتے یعنی قریب ۱۲۰ گھنٹے کا، طویل کا دن ہوتا اور اتنی ہی طویل رات ہوتی۔ گرمیوں کے موسم میں ۱۲۰ گھنٹے کا دن ہمیں جھلس دیتا اور سردیوں میں ۱۲۰ گھنٹے کی طویل رات ہمیں منجمد کر دیتی۔ زمین کی تمام ہریالی اور ہماری بہترین فصلیں سو گھنٹے کی مسلسل دھوپ میں جھلس جاتیں یا اتنی لمبی رات میں سردی کی نظر ہو جاتیں۔ اور اگر زمین کی رفتار موجودہ رفتار سے دس گنا زیادہ ہوتی تو زمین اپنے محور کے گرد قریب ۲ گھنٹہ میں گھوم جاتی (سوا گھنٹے کا دن اور سوا گھنٹہ کی رات ہوتی)۔ تو دنیا کے کاروبار کس طرح چلتے۔ سورج ہماری زندگی کا سرچشمہ ہے اپنی سطح پر بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ سے دہک رہا ہے۔ یہ حرارت اتنی تیز ہے کہ بڑے بڑے پہاڑ بھی اس کے سامنے جل کر راکھ ہو جائیں مگر وہ ہماری زمین سے اتنے مناسب فاصلے پر ہے کہ یہ دائمی انگیٹھی ہمیں ہماری ضرورت سے زیادہ ذرہ بھر گرمی نہیں دے سکے۔ اگر سورج دگنے فاصلے پر آ جائے تو زمین پر اتنی سردی پیدا ہو گی کہ ہم سب لوگ جم کر برف ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ آدھے فاصلے پر آ جائے تو زمین پر اتنی حرارت پیدا ہو گی کہ تمام جاندار اور پودے جل بھن کر خاک ہو جائیں۔ ہماری زمین ایک گولے کی شکل میں خلا میں معلق ہے زمین کا کرہ فضا میں سیدھا کھڑا نہیں ہے بلکہ ۲۳½ درجے کا زاویہ بناتا ہوا ایک طرف کو جھکا ہوا ہے یہ جھکاؤ نہ ہوتا تو سمندر سے اٹھتے ہوئے بخارات سیدھے شمال یا جنوب کو چلے جاتے اور ہمارے براعظم برف سے ڈھکے ہی رہتے۔

چاند ہم سے تقریباً ڈھائی لاکھ میل کے فاصلے پر ہے اس کی بجائے اگر وہ صرف ایک لاکھ میل دور ہوتا تو سمندروں میں مدوجزر کی لہریں اتنی بلند ہوتیں کہ تمام کرۂ ارض دن میں دو بار پانی میں ڈوب جاتا اور بڑے بڑے پہاڑ موجوں کے ٹکرانے سے گھس کر ختم ہو جاتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ سورج اپنی غیر معمولی کشش سے ہماری زمین کو کھینچ رہا ہے اور زمین ایک مرکز گریز قوت کے گرد اس کی طرف کھینچ جانے سے اپنے آپ کو روکتی ہے اور اس طرح وہ سورج سے دور رہ کر فضا کے اندر اپنا وجود باقی رکھے ہوئے ہے اگر کسی دن زمین کی یہ قوت ختم ہو جائے تو وہ تقریباً چھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کی طرف کھنچنا شروع ہو جائے، اور چند ہفتوں میں سورج کے اندر اس طرح جا گرے جیسے کسی بہت بڑے الاؤ کے اندر کوئی تنکا جا گرے۔ ظاہر ہے کہ زمین کو یہ طاقت ہم نے نہیں دی، بلکہ اس خدا نے دی ہے جس نے زمین کو پیدا کیا ہے۔

کائنات کے جس حصے میں ہم رہتے ہیں اس کا نام نظام شمسی ہے۔ اگر آپ کسی دور دراز مقام پر بیٹھ کر اس نظام کا مشاہدہ کر سکیں تو آپ دیکھیں گے کہ خلا کے اندر ایک آگ کا گولہ بھڑک رہا ہے جو ہماری زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے جس سے اتنے بڑے بڑے شعلے نکلتے ہیں جو کئی کئی لاکھ میل میں فضا میں اڑتے چلے جاتے ہیں اسی کا نام سورج ہے پھر آپ ان سیاروں کو دیکھیں گے جو سورج کے چاروں طرف اربوں میل کے دائرے میں پروانوں کی طرح چکر لگا رہے ہیں۔ ان دوڑتی ہوئی دنیاؤں میں ہماری زمین نسبتاً ایک چھوٹی دنیا ہے جس کی گولائی تقریباً پچیس ہزار میل ہے۔ یہ ہمارا نظام شمسی ہے جو بظاہر بہت بڑا معلوم ہوتا ہے مگر کائنات کی وسعت کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کائنات میں اتنے بڑے بڑے ستارے ہیں جن کے اوپر ہمارا پورا نظام شمسی رکھا جا سکتا ہے۔ اس بے انتہا وسیع اور عظیم کائنات میں ہماری زمین فضا میں اڑنے والے ذرے سے بھی زیادہ حقیر ہے ہم ایک حقیر کیڑے کی مانند اس ذرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور خلا میں ایک سفر میں مصروف ہیں۔

یہ کائنات کے اندر ہماری حیثیت ہے پھر جب ہماری حیثیت یہ ہے تو ہم خالق کائنات سے مدد کرنے کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔ جس طرح ایک چھوٹے بچے کی ساری کائنات اس کے ماں باپ ہوتے ہیں، اس کی زندگی، اس کی ضرورتوں کی تکمیل اور اس کے مستقبل کا انحصار بالکل اس کے والدین پر ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ انسان اپنے رب کا محتاج ہے ہم خدا کی مدد اور اس کی رہنمائی کے بغیر اپنے لئے کسی چیز کا تصور نہیں کر سکتے وہی ہمارا سہارا اور اسی کی طرف ہمیں دوڑنا چاہئے۔

حال ہی میں یعنی ۱۹۶۸ء میں ایک امریکی خلانورد جو کامیابی کے ساتھ خلاء کا سفر کر کے واپس آ گیا، اور جس کی کامیابی پر اس زمانہ کے موافق و مخالف سبھی نے اعتماد کیا اور خلا میں جو کچھ دیکھا اور بیان کیا اس کو قابل اعتماد سمجھا گیا۔ اس کا ایک بیان امریکہ کے مشہور ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ میں چھپا ہے جس کے بعض اقتباسات آپ سنئے کہ یہ خلائی مسافر اپنی حیرانی کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا کہ جو اسلام کا عقیدہ ہے کہ یہ نظام کائنات از خود نہیں چل رہا بلکہ اس کی چلانے والی کوئی ایسی قدرت و طاقت ہے کہ جس کے حکمت و کمال کو کوئی انتہا نہیں وہ لکھتا ہے:۔

مجھے خلائی پروگرام کے لئے منتخب کیا گیا، اس موقع پر مجھے ایک کتابچہ دیا گیا جو خلائی معلومات پر مشتمل تھا۔ اس کتابچوں سے ان دو پیراگرافوں نے مجھے بے حد متاثر کیا جو کائنات کی وسعت سے متعلق تھا۔ ان تمام معلومات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے یہ جان لیا جائے کہ شعاعی سال کسے کہتے ہیں؟ اور اس سے کیا مراد ہے؟ شعاع یعنی سورج کی روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل کی مسافت طے کرتی ہے۔ اگر روشنی کو ایک سیدھی مسافت پر متواتر ایک سال سفر کرنے دیا جائے تو ایسی صورت میں جتنی مسافت طے کرے گی اس کو اصطلاحاً شعاعی سال کہتے ہیں یعنی روشنی کی ایک سالہ مسافت، اب ہم کتابچہ کے اس ٹکڑے کو نقل کرتے ہیں جس میں کائنات کی وسعت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہمارے کہکشانی نظام کا قطر تقریباً ایک لاکھ شعاعی سال کی مسافت کے مساوی ہے اور سورج اس کہکشانی مرکز سے تقریباً ۳۰ ہزار سال کی مسافت پر ہے اور اپنے محور پر ۲۰۰ ملین سال (یعنی ۲۰ کروڑ سال) میں چکر لگاتا ہے اندازہ لگائیے کہ نظام شمسی کے پرے کی کائنات کے لئے کسی بڑے پیمانہ کا تصور کس قدر مشکل اور دشوار ہے۔ ہمارے اس کہکشانی نظام کی

کوئی انتہا نہیں اس لئے کہ اس سے پرے دسیوں لاکھ دوسرے کہکشانی نظام ہیں۔ بظاہر سب کے سب ایک تخیلی رفتار پر ایک دوسرے سے ایک خاص رفتار پر ایک دوسرے سے ایک خاص تناسب سے حرکت کر رہے ہیں۔ وہ کائناتی حدود جو دوربین سے دیکھے جا سکتے ہیں ایک اندازے کے مطابق ہم سے تمام اطراف و جوانب میں تقریباً ۲۰۰۰ ملین یعنی دو ارب شعاعی سال کی مسافت تک ہیں۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کائنات کتنی عریض و وسیع ہے۔"

اس کے بعد معلومات کا کچھ اور تذکرہ کرکے لکھا ہے:

"کہ کیا یہ تمام حقائق اتفاقیہ ہیں؟ یقیناً یہ سب کچھ ایک متعین منصوبے کے تحت ہے۔ یہی وہ ایک واحد نقشہ ہے جو خلا میں خدا کے وجود پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ کوئی طاقت ہے جو ان سب کو مرکز و محور سے وابستہ رکھتی ہے۔"

پھر آگے لکھتا ہے:

"ہم مدار میں تقریباً ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اوپر جاتے ہیں یعنی ۵ میل فی سیکنڈ کے حساب سے یہ ہمارے ارضی معیار کے حساب سے کافی تیز اور انتہائی بلند ہے۔ اس کے باوجود خلا میں پہلے ہی سے جو عمل جاری ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے ہماری کوششیں انتہائی حقیر ہیں۔ سائنسی اصطلاحات اور پیمانوں میں خدا کی قدرت کی پیمائش ناممکن ہے۔"

اس کے آگے بہت کچھ لکھنے کے بعد اخیر میں کہتا ہے:

"یہی وجہ ہے کہ ہم یہ جانتے ہیں اور اس بنا پر کہتے ہیں کہ اس کائنات میں ایک رہنما قوت موجود ہے۔ (ماہنامہ البلاغ کراچی)

الغرض یہاں یہ آیت ہیں یہ ارشاد خلق اللہ السمٰوٰت والارض بالحق۔ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو مناسب طور پر مصلحت اور حکمت سے پیدا کیا ہے یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی قادر مطلق، حکیم کامل عالم کل، اور خلاق عالم نہیں۔ اسی نے آسمان، زمین اور ہر چیز کو اپنی حکمت سے بنایا اسی کا تصرف اور اقتدار ہمہ گیر ہے اس لئے وہی قاضی الحاجات اور کارساز حقیقی ہو سکتا ہے نہ کہ مشرکین کے معبودان باطلہ۔

اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ میں اُمت کی رہنمائی موجود ہے

جو بھی ان کو سمیٹ کر اپنے عمل کا دامن بھر لے اس کو فلاح و دارین کی سعادت نصیب ہوگی۔

عنایت الرحمٰن رحمانی، ڈیرہ اسماعیل خان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ اور آپ کے ارشادات عالیہ میں امت کی راہنمائی موجود ہے یہ ایسے عمدہ اور حسین موتی مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں کہ جو بھی ان کو سمیٹ کر اپنے عمل کا دامن بھر لے اس کی زندگی کی ناؤ سلامتی کے ساحل پر آ لگتی ہے اور وہ اس دولت کے سہارے کامیاب زندگی گزارتا ہے اس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ایسے ہی چند بکھرے ہوئے موتی ملاحظہ فرما کر عمل کرکے فلاح دارین کا پروانہ حاصل فرمائیں۔

حضرت انس و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مسلمانو! اپنے گھروں میں اکثر قرآن مجید پڑھتے رہا کرو۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ (دارقطنی) آپ کا ارشاد گرامی ہے مسلمانو اپنے سے بڑوں کے پاس بیٹھا کرو عالموں سے سوال کیا کرو دانشوروں سے ملا کرو۔ (طبرانی) ہر انسان اپنے دوست کے مشرب پر ہوتا ہے پس پہلے ہی سے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بناتا ہے۔ (مشکوٰۃ) حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اس میں موتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (حاکم، نسائی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سے روایت فرماتے ہیں برے ہم نشین کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے اور اچھے ہم نشین کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے اور نیک بات زبان سے نکالنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری بات زبان سے نکالنے سے بہتر ہے۔ (حاکم، بیہقی)

حدیث شریف میں ہے کہ جو آدمی اپنی اور دوسرے آدمی کی زمین کی حد بدل ڈالے اس پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے (طبرانی) آپ کا ارشاد ہے مسلمانو! گھر بنانے یا لینے سے پہلے اچھے ہمسایہ تلاش کرو اور راستہ چلنے سے پہلے ساتھی کو ڈھونڈ لیا کرو (طبرانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی پریشان حال کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر مغفرت لکھے گا جن میں سے ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لیے کافی ہے اور بہتر مغفرت قیامت کے دن اس کے لیے درجات بن جائیں گی۔ (بیہقی)

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے مسلمانو! اپنے گھروں کے صحنوں کو صاف رکھا کرو کیونکہ وہ یہودیوں کے مشابہ ہیں جو اپنے گھروں کے صحنوں کو عموماً گندہ رکھتے ہیں (طبرانی) آپ کا ارشاد ہے مسلمانو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو مقبرے نہ بناؤ (بخاری و مسلم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد پاکیزگی اور صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں وہی آدمی داخل ہوگا جو پاک و صاف رہنے والا ہے۔ (ابوالصفا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ مسلمانو اپنے جسموں کو پاک و صاف رکھا کرو۔ (طبرانی) آپ کا ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندو علاج کرایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے اور آپ کا ارشاد ہے برکت کھانے کے بیچ میں نازل کی جاتی ہے اس لیے تم برتن کے کنارے

سے کھاؤ بیچ میں سے مت کھاؤ کیوں کہ بیچ میں سے کھانا بے برکتی کا موجب ہوگا اور تہذیب کے بھی خلاف ہے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی اللہ اس کے بڑھاپے کے لیے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ (مشکوٰۃ) ایک اور روایت آپ ہی سے مروی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی اعانت تو میں کرتا ہوں ظالم کی مدد کیونکر کروں آپ نے فرمایا تو اس کو ظلم سے روک تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم) حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا (ترمذی) حضرت ابی رزین فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تجھ کو اس امر دین کی جڑ نہ بتادوں کہ تو اس کے ذریعہ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے۔ (۱) تو اہل ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر۔ (۲) اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔ (۳) محض اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کر اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے بغض رکھ۔ اے ابو رزین کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ اس کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار اس شخص نے محض تیری رضا کے لیے ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت و شفقت سے ملا دے پس اگر تجھ سے یہ ممکن ہو یعنی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جا تو ایسا کر (اس سے ملاقات کر) (بیہقی) حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کسی کے دل میں اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے خلوص و محبت کے جذبات ہوں تو اسے چاہیے کہ اپنے دوست کو بھی ان جذبات سے آگاہ کردے اور اسے بتادے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے (ادب المفرد) آپ کا ارشاد ہے جو بغیر ضرورت سوال کرتا ہے گویا وہ آگ کی چنگاریوں میں ہاتھ ڈالتا ہے (بیہقی) آپ کا ارشاد ہے لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو اور تمہارا اگر کوڑا بھی گر پڑے تو اس کو بھی خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاؤ۔ (مسند احمد) حدیث شریف میں ہے کہ اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا بھی صدقہ ہے (ترمذی) آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا (مسند احمد) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی (کانا پھوسی) نہ کریں۔ (ادب المفرد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ خدا کی نظر میں بدترین قیامت کے روز وہ ہوگا جس کی بدزبانی اور فحش کلامی سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں (بخاری و مسلم) آپ کا ارشاد ہے جس وقت فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی وجہ سے عرش ہل اٹھتا ہے (مشکوٰۃ) مسند بزار میں آنحضرت سے ثابت ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ طیب ہے طیب کو محبوب رکھتا ہے پاک ہے اور پاک کو پسند کرتا ہے کریم ہے کرم کو پسند فرماتا ہے سخی ہے سخاوت کو پسند فرماتا ہے اس لیے اپنے صحن و مکان کو صاف رکھو۔ (زاد المعاد) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا دیکھو زیادہ چین اور مزے نہ کرنا اللہ کے نیک بندے چین نہیں کیا کرتے۔ (مسند احمد) حضرت عمرو بن

باقی صفحہ ۱۲ پر

ہجرتِ نبویؐ کی کچھ یادیں

مولانا محمد سالم صاحب مدرسہ شاہی مُراد آباد

ہجر کے لغوی معنی چھوڑنا، دور رہنا۔ اور ہجرت کے معنی طلبِ معاش کی خاطر ایک سرزمین سے دوسری سرزمین میں منتقل ہونا۔ اور اصطلاحِ شریعت میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے دارالکفر کو چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف نکلنے کا نام ہجرت ہے۔

مذکورہ معانی کی وضاحت کے بعد یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی ایک مہاجر کی حیثیت سے گذاری ہے۔ آپؐ کی پہلی جسمانی ہجرت کا سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کے دستور کے مطابق آپ کو آپ کے آبائی وطن سے لے کر یہاں دیہات میں لائی ہیں۔

سنِ رضاعت کے گذرنے کے بعد آپ واپس اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے پاس تشریف لائے ہیں۔ جوں جوں آپ پروان چڑھتے ہیں اور عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی اہلِ مکہ کے پراگندہ ماحول سے مکدر ہوتا ہے۔ اپنے اہلِ وطن کو کفر و شرک کی گندگی اور اخلاقی گراوٹ میں گھرا پاتے ہیں۔ آپ کی فطرتِ سلیمہ اور پاکیزہ طبیعت کو اس گھناؤنے ماحول سے نفرت ہوتی ہے۔ آپ عقلی اور فطری طور پر اپنے اعزہ و اقارب کے عقاید و نظریات سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ یہ گویا آپ کی عقلی اور فطری ہجرت ہے۔ آپ کی دوسری جسمانی اور روحانی ہجرت کا مبارک سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ کفارِ مکہ کی بت پرستی و سنگ تراشی سے دل برداشتہ ہو کر غارِ حراء کی تنہائیوں میں اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ ہر سال ایک ماہ تک جاری رہتا ہے۔ جیسا کہ ابن ہشام کے بیان سے اسکی تائید ہوتی ہے۔

عن عبید ابن عمیر: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی غار حراء من کل سنۃ شہرًا (ابن ہشام)

عبید بن عمیرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال غارِ حراء کی تنہائیوں میں ایک ماہ مصروفِ عبادت رہتے تھے،

جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوتی ہے اور آپ حسبِ معمول غارِ حراء کی تنہائیوں میں اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت میں ہمہ تن مصروف ہیں کہ آپ کو خلعتِ نبوت و رسالت سے اُلٰہی طور پر نوازا جاتا ہے۔

اب آپ کو الصادق اور الامین کہنے والے گالی گلوچ پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ انسانیت سوز حرکتیں کرتے ہیں اور ہر امکانی تدابیر سے آپ کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ آپ کے جاں نثاروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ اور آپ کے صحابہ کفار کی وحشت و بربریت کا نشانہ بننے لگے اور جب مشرکینِ مکہ نے آپ کے متبعین پر ان کے ہی وطن میں جینا دوبھر کر دیا تو بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کی ایک جماعت کو جانبِ حبشہ ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اسی مرد و زن پر مشتمل یہ پہلا نورانی قافلہ حضرت جعفرؓ کی سرکردگی میں ملکِ حبشہ کے لئے روانہ ہوا۔ بعد ازاں حضرات صحابہ کرام کے دیگر وفود نے جانب مدینہ منورہ ہجرت کی۔ مگر بایں ہمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ اور اطرافِ مکہ میں ہی دعوت و تبلیغ میں مصروف رہے۔ موسمِ حج میں یثرب کے بعض وفود سے کامیاب ملاقاتیں ہوئیں بیعتِ عقبۂ اولیٰ اور بیعتِ عقبۂ ثانیہ اسی مبارک ملاقات کی اہم کڑیاں ہیں۔ یثرب سے آنے والے وفود نے آپ کو مدینہ منورہ آمد کی دعوت بھی دی جسے آپ نے قبول فرمالیا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ تشریف لے جانا۔ اہلِ مکہ کی زیادتیوں سے تنگ آنے کی وجہ یا ان کے شب و روز کے مظالم سے دل برداشتہ ہونے کے نتیجہ میں نہیں تھا۔ نہ ہی کفارِ مکہ کے شرور و فتن اور ان کی گرفت سے بچ نکلنے کے لئے یہ اقدام تھا نہ اپنی قوم سے بغض و حسد کی بنا پر۔ آپ نے یہ سفر فرمایا بلکہ آپ تو ہمیشہ اپنی قوم کے لئے یہی دعا فرماتے رہے۔

اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتے ہیں۔

الغرض کسی بھی صورت میں آپ کا یہ تاریخی اہم سفر فرار سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ آپ نے نہایت ہوشمندانہ مکمل سوجھ بوجھ اور ہر ممکنہ احتیاط کے ساتھ مدینہ منورہ کے سفر کا عزم بالجزم فرمایا۔ آپ کا یہ مبارک سفر انسانیت دوستی اور فطری آزادی کی حفاظت و صیانت کے لئے بحکمِ خداوندی عمل میں آیا۔ نیز بیعتِ عقبۂ اولیٰ و عقبۂ ثانیہ میں یثرب سے آنے والے وفود سے کئے ہوئے وعدہ کے ایفاء کیلئے تھا۔ کسی بھی مہم کو حتمی طور پہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے جو اسباب ہو سکتے تھے آپؐ نے تمام تر وہ اسباب اپنے اس تاریخی سفرِ ہجرت میں اختیار فرمائے تھے۔ مثلاً مکمل رازداری، دشمن کو خود فریبی میں مبتلا رکھنا۔ راستہ کے نشیب و فراز سے واقفیت، ہر چہار جانب سے حفاظت کے اسباب۔ دشمنوں کی خبر گیری، اور زادِ راہ وغیرہ کا انتظام وغیرہ وغیرہ۔

رازداری اس اعلیٰ درجہ کی آپ نے سوائے ابوبکر صدیقؓ کے کسی پر اس امر کو ظاہر نہ فرمایا۔ دشمنوں کے ساتھ معاملہ سازی اس انداز سے کی کہ بڑے سے بڑا ذی عقل حیران۔ آپ نے نہایت اطمینان کے ساتھ حضرت علی حیدرؓ کو اپنے بسترِ مبارک پر سلایا۔ مکہ مکرمہ سے نکل کر آپ نے مدینہ منورہ کو جانے والے مشہور راستہ کو اختیار نہ فرمایا بلکہ اس کے برعکس جنوبی راستہ کچھ دور تک اختیار فرمایا۔ مزید براں یہ سفر مسلسل جاری نہ رکھا بلکہ تین دن تک غارِ ثور میں قیام فرمایا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ہر چہار جانب سے حفاظت کے مقدس فریضہ کو بنفسِ نفیس انجام دیا۔ سواریوں کا خود انتظام فرمایا۔ دورانِ سفر صدیق اکبرؓ کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی آپ کے دائیں ہوتے تو کبھی بائیں، کبھی آگے تو کبھی پیچھے آپ کی نگاہیں

باقی صفحہ ۱۹ پر

جنت دوزخ

حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار مدظلہ العالی

جنت کے دروازے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سو درجات ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

سو کے عدد سے مخصوص یہی تعداد مراد نہیں ہے بلکہ یہ بتلانا ہے کہ بہت سے درجات ہیں، اکثرت ظاہر کرنے کے لئے سو، ستر وغیرہ کے عدد کو استعمال کیا جاتا ہے یہ مراتب عالیہ لوگوں کے اپنے اپنے اعمال کے موجب ملیں گے۔

جنت کے درجات کی وسعت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں۔ اگر تمام عالم والے ان میں سے کسی ایک میں اکٹھے ہو جائیں تو بھی وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔

اس سے جنت کی وسعت بیان کرنا مقصود ہے، ہر جنتی کو تا حد نگاہ محلات و باغات ملیں گے۔

انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل شانہ کے فرمان مبارک:

"وفرش مرفوعة" اور اونچے فرش ہوں گے

(الواقعہ۔ ۳۴)

کے بارے میں فرمایا، ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسی آسمان و زمین کے درمیان ہے پانچ سو سال کی مسافت۔

یعنی وہ بستر ے ترتیب سے لگے ہوں گے یا مسہریوں پر بچھے ہوں گے بڑے نفیس و قیمتی ہوں گے۔ بعض حضرات نے (فرش) سے جنت کی عورتیں مراد لی ہیں۔ یعنی جنت کی عورتیں حسن و جمال میں دنیا کی عورتوں سے کہیں برتر و بالا ہوں گی۔

جنت کی پوشاک

انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز جو پہلی جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے کی چمک چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور دوسری جماعت آسمان کے چمکدار ترین ستارے کی طرح روشن و چمکدار ہوگی، ان میں سے ہر شخص کو دو بیویاں (مخصوص قسم کی) ملیں گی ان میں سے ہر بیوی پر ستر پوشاکیں ہوں گی جن کے پیچھے سے ان کی پنڈلی (کی ہڈی) کا گودا نظر آئے گا۔

یعنی ان کا لباس ایسا باریک اور شفاف ہوگا کہ اس سے ان کا لباس پھوٹ پھوٹ کر نکلے گا، وہ خود بھی نہایت نازک اندام اور لطیف ہوں گی اور ان کا لباس بھی نہایت لطیف ہوگا۔

اہل جنت کی قوت و طاقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کو جنت میں اتنی اتنی عورتوں سے ہم بستری کی قوت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا اس میں اتنی طاقت ہوگی؟ فرمایا! سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔

جنتیوں کے کنگن

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر جنت کی نعمتوں میں سے ایک ناخن کے برابر بھی (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیان سب حصے روشن و مزین ہو جاتے۔ اور اگر جنت والوں میں سے کوئی شخص جھانک لے اور اس کا کنگن ظاہر ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو ختم کر دیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ وہاں کی چیزوں کی چمک دمک ایسی ہوگی کہ ان کے سامنے سورج کی روشنی ماند پڑ جائے جیسے دنیا میں سورج کے سامنے چاند ستارے ماند پڑ جاتے ہیں اور ساٹھ یا چالیس واٹ کا بلب ہزار واٹ کے سامنے ٹمٹمانے لگتا ہے۔

جنتیوں کا حسن و جمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جنت والے بے بال و بے ریش اور سرگیں آنکھوں والے ہوں گے ان کا شباب ختم نہیں ہوگا نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے۔

یعنی ان کے جسم پر فالتو بال نہ ہوں گے وہ بے ریش جوان ہوں گے، بغیر سرمہ لگائے ان کی آنکھیں ہمیشہ سرگیں رہیں گی۔

اہل جنت کی عمریں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت جنت میں اس حالت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم بے بال والے اور وہ بے ریش اور سرگیں تیس یا تینتیس سال کے ہوں گے۔

تیس تینتیس سال کی عمر جوانی کی بھرپور عمر اور قوت کے کمال اور پختگی کا زمانہ ہوتا ہے وہاں چونکہ ہر چیز کامل ہوگی اس لئے مومنوں کی عمریں بھی یہی ہوگی۔

سدرۃ المنتہیٰ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ فرمایا، شہسوار اس کی ٹہنیوں کے سائے میں سو سال سفر کرے گا یا یہ فرمایا کہ سوار آدمی اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا، اس میں سونے کے پروانے ہیں اس کے پھل مٹکے کے برابر ہیں۔

سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان پر عرش کے دائیں جانب ایک درخت ہے اس کو منتہیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ جنت کے منتہیٰ (آخیر) میں ہے۔ یا اس لیے کہ اس سے آگے کوئی نہ جاسکا۔ فرشتوں وغیرہ کا علم بھی وہیں ختم ہوجاتا ہے اس کے بعد کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پروانوں کے بارے میں بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس سے فرشتے مراد ہیں جن کے پر اس طرح چمک رہے ہوں گے جیسے پروانوں کے پر چمکتے ہیں۔

دوزخ کی آگ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری (دنیاوی) آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول: یہی آگ کافی تھی (مزید اور کی کیا ضرورت تھی) فرمایا: وہ (جہنم کی) آگ اس آگ سے انہتر درجے زیادہ سخت ہے، ان اجزاء میں سے ہر جزو دنیاوی آگ کی طرح ہے۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ ستر کے عدد سے مخصوص یہ عدد مراد نہیں ہے بلکہ ستر یا سو وغیرہ کے عدد سے کثرت مراد ہوتی ہے اور اس میں مبالغہ مقصود ہوتا ہے، حکمت کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کی آگ دنیا کی آگ سے زیادہ سخت اور تیز ہو تاکہ خدا اور بندے کے عذاب و سزا میں فرق ہوجائے دنیا میں اللہ تعالیٰ نے عذاب کے نمونے کے طور پر آگ کو ظاہر فرمایا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ جہنم کی آگ اور دنیا کی آگ میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے لیکن چونکہ دنیا میں دیا جانے والا سب سے سخت عذاب آگ سے ہوتا ہے اس لیے اس کو نمونے کے طور پر ذکر کردیا گیا ہے، اگر دوزخیوں کے سامنے دنیا کی آگ کردی جائے تو وہ جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے دنیا کی آگ ہی کو دوڑیں۔

دوزخ کی مہار

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس (قیامت کے) روز جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر مہاریں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

اس سے جہنم کی شدت، تیزی اور ہولناکی بیان کرنا مقصود ہے۔

کم سے کم عذاب والا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: دوزخیوں میں سب سے کم درجے عذاب والا شخص وہ ہوگا جسے آگ کے دو جوتے اور تسمے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح ہانڈی جوش مارتی ہے وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے سخت عذاب کسی کو نہ دیا ہوگا حالانکہ وہ ان میں سب سے کم درجے عذاب والا ہوگا۔

دوزخ کا جوتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، دوزخیوں میں معمولی عذاب والا شخص ابوطالب ہوں گے جنہیں دو جوتے پہنائے جائیں گے جن سے ان کا دماغ پک رہا ہوگا۔

عذاب کی یہ کمی دوسرے عذابوں کے مقابلے میں ہوگی جیسا کہ اس سے پہلے والی حدیث سے ظاہر ہے اس عذاب میں ابوطالب اور دوسرے لوگ برابر کے شریک ہوں گے۔ یا اوروں کی بہ نسبت ان کے عذاب میں تخفیف کردی جائے گی جو دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و نصرت کا بدلہ ہوگی۔

شدتِ عذاب

حضرت انس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے روز دوزخ والوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بڑے ناز و نعمت اور عیش و عشرت میں تھا اور اسے دوزخ میں ایک غوطہ دے دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم: تم نے کبھی اچھائی بھی دیکھی ہے؟ کیا تم نے کبھی نعمت کا مزہ چکھا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں خدا، میرے پروردگار نہیں (یعنی عذاب کی شدت اسے دنیا کی تمام نعمتیں بھلا دے گی)

پھر جنت والوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں نہایت خستہ حال رہا ہوگا اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تم بھی خستہ حالی کا شکار رہے ہو؟ کیا تم پر کبھی سختی کے دن گزرے ہیں؟ وہ کہے گا کہ نہیں اے پروردگار! مجھ پر خستہ حالی کبھی نہیں گزری اور میں نے سختی کا منہ کبھی نہیں دیکھا۔

عذاب کی سختی اور شدت اس شخص کو دنیا کی تمام ناز و نعمتیں اور آسائشیں بھلا دے گی اسے یہ بھی یاد نہ رہے گا کہ دنیا میں وہ کتنی نعمتوں سے کھیلتا تھا واقعی وہ عذاب ہی ایسا سخت ہوگا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور گناہوں سے بچائے، اس کے برعکس جنتی جب ان نعمتوں کو دیکھے گا تو تمام تکالیف بھول جائیگا۔ واقعۃً جنت کی نعمتیں ہیں ہی ایسی کہ تمام آلام مصائب اور تکالیف کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مستحق بنائے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق،
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، دہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی عمر بہ شدہ۔
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔
حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ ہولڈر گورنمنٹ آف پاکستان
فون دکان 354840
رہائش 354795
چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

قیمتی کاغذات، نوادرات، مخطوطات اور کتابوں کے دشمن

صاحبزادہ حافظ حقانی میاں قادری، شعبہ مخطوطات مدینۃ الحکمت ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کراچی

کتب خانوں میں مواد کی مناسب حفاظت اور دیکھ بھال نہ ہونے کی صورت میں بعض ایسے حشرات الارض داخل ہو جاتے ہیں جو کتابوں اور کاغذ کے دشمن ہوتے ہیں۔ یہاں ہم ان عوامل کے متعلق بتا رہے ہیں جن سے کتابیں خراب ہو جاتی ہیں یا نوادرات و مخطوطات تلف ہو جاتے ہیں۔

کاغذات کو جو عناصر نقصان پہنچاتے ہیں ان میں سے بعض کا ذکر نا بے حد ضروری ہے۔

(۱) انسان :- کتابوں اور کاغذات کو نقصان پہنچانے میں پہلا نمبر حضرت انسان کا ہے۔ یعنی وہ قارئین جو دوران مطالعہ کتاب کے اوراق کو توڑنے موڑنے یا پنسل وغیرہ سے نشان لگانے اور لاپرواہی سے استعمال کرنے کے عادی ہوتے ہیں

(۲) ہوا :- ہوا میں آکسیجن، نائٹروجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ شامل ہوتی ہے۔ جو کاغذات پر اثر انداز ہوتی ہے شہروں میں ٹریفک اور فیکٹریوں کا دھواں اور ہوا میں دوسری آلودگیاں کاغذ کی دشمن ہوتی ہیں۔ ہوا میں سلفر ڈائی آکسائیڈ ہائیڈروجن سلفائیڈ، امونیا وغیرہ ایسی گیسیں ہیں جو کاغذات کتب قیمتی مخطوطات کو تباہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

(۳) روشنی اور اندھیرا :- دن اور رات کے تبدیل ہونے کے علاوہ مصنوعی روشنی، اور دھوپ بھی کتابوں، رسالوں اور کاغذات کو متاثر کرتی ہے۔ روشنی مصنوعی ہو یا قدرتی۔ کتابوں کے رنگوں کو آہستہ آہستہ مدھم کر دیتی ہے۔ سیلولوز روشنی سے ڈھل جاتا ہے۔

(۴) گرمی :- انسان کے لئے گرمی بہت ضروری ہے لیکن یہی گرمی کتب خانوں میں پریشانی کا باعث بنی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے کیڑے گرم جگہوں پر خوب پرورش پاتے ہیں اور یہی کیڑے کاغذ کے دشمن ہوتے ہیں گرمی کی شدت کیمیائی اثرات تیز کر دیتی ہے۔ لہٰذا کاغذ، کپڑا، چمڑا جلد کمزور پڑ جاتے ہیں۔ کتابوں کی جلدیں سخت ہو جاتی ہیں اور ٹوٹ جاتی ہیں۔ گرمی میں رکھے ہوئے ریکارڈ اور ٹیپ نرم پڑ جاتی ہیں۔

(۵) نمی اور رطوبت :- رطوبت بھی کاغذات کی حفاظت میں مخالف کردار ادا کرتی ہے۔ ایک حد تک نمی کا ہونا کاغذ کی لچک کے لئے ضروری ہے لیکن نمی کی زیادتی کے باعث کاغذات میں اور کتابوں کی جلدوں میں کیڑے مکوڑوں کی افزائش شروع ہو جاتی ہے یہ کیڑے کتابوں کے پشتہ میں پرورش پاتے ہیں۔ چمڑے کی جلد میں نمی کی زیادتی کے باعث چمڑے میں بھی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۶) تیزابیت :- کتابوں، مخطوطات اور دستاویزات کا سب سے اہم مسئلہ تیزابیت سے متاثر ہوتا ہے۔ کتاب میں اگر کیڑا یا دیمک وغیرہ لگ جائے تو بہ آسانی شناخت ہو جاتی ہے لیکن تیزابیت سے کتابوں اور تحریری مواد کو جو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی شناخت کتب خانے کے عملہ کو آسانی سے نہیں ہوتی۔

تیزابیت کیسی بھی ہو کتاب اور کاغذ کے لئے بہت نقصان دہ ہے چنانچہ ماہرین نے جب کاغذ کو صاف کرنے کے لئے کلورین کا استعمال کیا تو اس سے کاغذ صاف تو ہوا لیکن کلورین کے اثرات نے کاغذ کے ریشوں کو مزید نقصان پہنچانا شروع کر دیا۔

(۷) کیڑے مکوڑے :- ابھی تک کاغذ اور کتاب کو نقصان پہنچانے والے کیڑے مکوڑوں کی پوری طرح نشان دہی نہیں ہوئی ہے تاہم ستر ایسی اقسام ہیں جو کاغذ اور کتاب کی دشمن ہیں۔ ان میں سب سے عام لال بیگ، سلور فش، دیمک، کپڑا کھانے والی بھڑ، سرخ چیونٹیاں، کھٹمل، پسو اور چمنی راتوں کے قریب پائے جانے والے کیڑے ہیں۔

(۸) لال بیگ :- اب تک لال بیگ کی ایک ہزار اقسام پہچانی جا چکی ہیں جو زیادہ تر گرم علاقوں میں پائی جاتی ہیں ریکارڈ روم اور کتب خانوں میں صرف پانچ اقسام پائی جاتی ہیں۔ ان کی مرغوب غذا کتابوں کی جلد بندی کے وقت استعمال ہونے والی گوند اور میدہ سے تیار کردہ لیئی ہے۔

(۹) سلور فش :- یہ آدھا انچ لمبا باریک کیڑا ہے عام طور پر رات کو نمودار ہوتا ہے۔ یہ کتابوں کے میدہ کی لئی کھا کر زندہ رہتا ہے۔ الماریوں کے گوشوں میں محفوظ جگہوں پر انڈے دیتا ہے اور کتابوں میں صفحہ در صفحہ باریک باریک سوراخ کرنا اسی کی کارستانی ہے

(۱۰) دیمک :- یہ عام طور پر گرم اور مرطوب آب و ہوا میں پائی جاتی ہے۔ دیمک کی ایس ہزار اقسام دریافت ہو چکی ہیں بنیادی طور پر یہ زمین کا کیڑا ہے۔ یہ نالیوں اور چھوٹے سوراخوں کے ذریعے عمارت میں داخل ہوتا ہے۔ یہ ایک مرتبہ داخل ہو جائے تو ختم کرنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔ الماریوں اور شیلفوں میں رہتا ہے پھر کتابوں تک رسائی حاصل کرتا ہے اور کتابوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بڑی نادر و نایاب کتب اور مخطوطات اس کا شکار ہوئے ہیں۔

(۱۱) کتابوں کی جوئیں :- یہ سفید رنگ کی ہوتی ہے اور دیمک زدہ لگی کتب میں ہزاروں کی تعداد میں پائی جاتی ہے۔ ان کی موجودگی کاغذ کے لئے بڑے خطرات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس کی خاص خوراک چمڑے کی جلد ہے۔

(۱۲) کتابوں کے کیڑے :- یہ ایک (GENERIC TERM) ہے اور اس میں ایک سو چالیس اقسام کے کیڑے شامل ہیں یہ دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کتابوں کے کناروں پر انڈے دیتے ہیں یہ صفحات میں اپنی رطوبت سے سرنگیں تعمیر کرتے ہیں۔ جس سے کتابوں کے اوراق ایک دوسرے سے چپک جاتے ہیں کہ ان کو جدا کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

(۱۳) پھپھوند :- یہ وہ جراثیم ہوتے ہیں جو نمی کے باعث کتابوں اور شیلفوں میں پیدا ہو جاتے ہیں کتابوں میں یہ گوند سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔ جن کتابوں یا دستاویزات پر پھیل جائے تو یہ سیاہی اور خاص طور پر مخطوطات میں حاشیوں پر دستکاری کے خوب صورت نمونوں کو بالکل برباد کر دیتے ہیں کتابوں میں اس کے پھیلاؤ سے کاغذ کے کیمیائی اجزا بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

(۱۴) مولڈ :- پھپھوند جب منتشر ہو اور پرورش پاتی

باقی صفحہ ۱۵ پر

خواجہ نظام الملک طوسیؒ کا خط

اپنے فرزند مؤید الملک کے نام دانائی اور نصائح سے پُر

بیٹے! جان لو کہ دونوں جہان کی نیکیوں اور بھلائیوں کا سرمایہ اچھا اعتقاد رکھنا ہے اور حق تعالیٰ کو یگانگی کے ساتھ پہچاننا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور تغیر و تبدل، اور گھٹنا اور مٹنا اس پر محال ہے اور پروردگار پر ایمان لانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے اصل اور لب ہے دونوں جہان کی نیکی کا۔ اور یہ بھی جان لو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور مخلوق میں سے سب سے اچھے ہیں اور ان کا دین عین صواب ہے اور چاہیئے کہ آنحضرت اور آپ کے صحابہ اور اہل بیت سے محبت رکھو کیونکہ وہ ائمہ برحق ہیں۔ اور کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہنے والوں میں سے کسی کی دشمنی تمہارے دل میں نہیں ہونی چاہیئے۔ اور چاہیئے کہ علماء کرام کی عزت و حرمت کا اچھا خیال کرو کیونکہ وہ انبیاء کے وارث ہیں۔ خاص کر جو معجزۂ نبوت سے مطہر و مشرف ہونے میں مخصوص ہیں۔

اور اس کے بعد تمہیں چاہیئے کہ صبح سے پہلے جاگو اور خوب جان لو کہ سویرے اٹھنے میں بہت بڑی برکت ہے اور اس سے مشکل اور ناممکن الحصول کام نکل آنے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور زندگی بڑھ جاتی ہے۔ اور ہمیشہ کلمہ شہادت زبان پر جاری رکھو۔ اور نماز پابندی سے ادا کرو۔ اور بعد از نماز قرآن حکیم سے کچھ مقدار اپنے اوپر لازم سمجھو اور ادعیہ ماثورہ بھی پڑھتے رہو۔ تاکہ دن تم پر خوش دلی سے گذرے۔ اور ہمیشہ کامل اور جامع ادیب کی صحبت میں بیٹھو یا لطیف الطبع ہنس مکھ ہنر مند سے مجالست اختیار کرو اس طرح تم کچھ سیکھ سکو گے۔ اور تمہارے علمی و غیر علمی حاصل کردہ معلومات تکرار کے ساتھ محفوظ رہیں گے کیونکہ وہ گاہ لطافت ندیم طبع آدمی سے کھلتی ہے اور تمام روز تری و تازگی کے اشعار اور رسائل اور گرانقدر اقوال و نصائح جس قدر ہو سکے دل پر نقش کرو۔

اور ظہر کی نماز کے بعد چاہیئے کہ نحو و صرف اور اشکال ہندسہ اور منطقی قیاسات سے طبیعت کو ریاضت دو اور خطاطی کی مشق پر ہمیشگی کرو تاکہ خط اچھا رہے اور جتنا ہے اس پر قناعت مت کرو۔

رات کے شروع حصہ میں چاہیئے کہ بزرگ والوں اور ظریفوں (ظریف کا معنی مسخرہ کے نہیں جیسا کہ عام متداول ہے بلکہ اس سے مراد فراخ طبع اور خوش دل انسان ہے) کے ساتھ بیٹھو کہ اچھی طرح سے بحث مباحثہ اور استفادہ میں بسر کرو اور ادب لطیف اور حکایات و امثال و ابیات سے کسی قدر یاد کریں جب ان تمام باتوں کو زیادہ سے زیادہ برتو گے تو جلدی اپنے اقران اور احباب سے بڑھ جاؤ گے۔

چاہیئے کہ زبان کو جھوٹ اور کسی کی چغلی کھانے سے محفوظ رکھو اور کسی کا عیب نہ کہو۔ اور ہنسی مذاق میں باتیں ایسے مقدمات سے نہ کرو۔ جو کسی کی عزت و مال پر اثر انداز ہوں۔ اس لئے کہ اگر کوئی شخص سچی باتیں کرنے میں مشہور ہو جائے تو وہ کسی وقت اگر کسی مصلحت کی وجہ سے جھوٹ بھی بولے گا تو لوگ مان لیں گے اور اگر دروغ گوئی میں کوئی معروف ہو اگر وہ سچ بھی بولے گا تو کوئی باور نہیں کرے گا اور اس کا مقصد بھی حاصل نہ ہوگا۔

اور چاہیئے کہ وعدہ اور قول و قرار کو پورا کرو اور عزم صحیح رکھو تاکہ ہر شخص کی نگاہ میں عزت پاؤ اور کبھی دنیاوی نفع کی خاطر بدنامی خریدنا خوفناک نقصان ہے۔ اور جو ایک درہم بھی ناجائز ذرائع سے لے وہ لاکھ دینار کے لئے بیتاب بن جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان باتوں کے برخلاف تجھے کچھ ترغیب اور لوگوں کی عیب جوئی اور بدنامی کے سلسلے میں بڑے بڑے نفع کے حصول میں ترغیب اور کسی فن و ہنر کی تحصیل میں سستی کرنے کو کہے تو اسے کمترین انسان سمجھو اور اسے اپنے سے دور کرو۔ اور لازماً چغل خور، اشارہ باز اور فسادی کو اپنی طرف راستہ مت دو۔ اور ہمنشینوں اور دوستوں میں سے نرم ناقو اور خوشامدی سے پرہیز کرو کیونکہ وہ اچھی مجالست اور نرم و شیریں باتوں سے مذاق مذاق میں تمہیں راستہ سے بھٹکا دیں گے۔ اور تمام دنیوی اور اخروی مقصد میں ناکام اور خاسر ہوں گے اور خدمتگاروں کو شفقت اور ادب کے ساتھ نگاہ میں رکھو۔ اور وہ دوست جو بلند اخلاق والے ہوں ان سے میل جول رکھو۔ تاکہ تمہاری خدمت اور تواضع ٹھیک طرح پر صرف ہو اور ناجائز امور اور لوگوں کی عزت میں کسی طرح سے طمع مت کرو۔ اور جو شخص تمہیں اس پر راغب کرے۔ اسے اپنی جان کا دشمن سمجھو۔ اور تمام وقت تازہ رو اور خوش خلقی سے رہو۔ تاکہ ہر شخص کا تمہاری طرف رجحان اور میلان ہو۔

ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک

باقی صفحہ ۲۵ پر

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۳۵۰۸۰

سُرمۂ بصیرت

بڑا کنبہ بڑا ثواب

مرسلہ: خاموش مبلغ، ملتان

دنیائے جہان کے پیدا کرنے والے خلاق عالم نے فرمایا ہے:

⊙ اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تمہیں روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے۔ (سورۃ طٰہٰ ۱۳۲)

⊙ بے شک تیرا رب جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے اور اپنی اولاد کو تنگ دستی (مفلسی) کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیات ۳۰، ۳۱)

(پاکستان میں مروجہ خاندانی منصوبہ بندی اور نسل کشی یعنی ادویات، اندرونی سامان، برتھ کنٹرول وغیرہ بعض صورتوں میں قتل اولاد کے مترادف ہے) ان کے پروپیگنڈہ میں نہ آنا چاہیے۔

⊙ زمین پر چلنے والا ایسا کوئی بھی جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے ٹھہرنے (دیر رہنے) کی جگہ کو اور زیادہ دیر رہنے کی جگہ کو اور یہ سب کچھ واضح کتاب میں ہے۔ (سورت ہود آیت ۶)

⊙ اور میں نے جن اور انسانوں کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے میں ان سے کچھ روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں بے شک اللہ ہی بڑا روزی دینے والا ہے اور زبردست طاقت والا ہے۔ (سورۃ الذاریات آیت ۵۶ تا ۵۸)

⊙ اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔ (سورۃ الطلاق آیت ۳)

⊙ اور جو میرے ذکر (نصیحت) سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہو گی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں بینا تھا۔ یہ اس لیے کہ تیرے پاس ہماری آیات پہنچی تھیں پھر تو نے انہیں بھلا دیا۔ اسی لیے آج تو بھی بھلا دیا گیا ہے۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۴ تا ۱۲۶)

⊙ اور جب تمہارے پروردگار نے فرما دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۷)

⊙ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روزی کشادہ کر دے تو زمین پر سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ ایک اندازے سے اتارتا ہے جتنی چاہتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں سے خوب خبردار اور دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۷)

⊙ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے خاندان میں رشتے ناطے کرو جن میں بکثرت اولاد ہوتی ہو قیامت کے دن امت کی کثرت کی وجہ سے میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

⊙ امام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

⊙ پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور ان سب کی گنتی (تعداد) جانتا ہے۔

⊙ پاک ہے وہ ذات جو رزق تقسیم کرتا ہے اور کسی کو بھولتا نہیں۔

بعض لوگوں کا مشاہدہ ہے کہ پتھر میں کیڑے کو بھی رزق پہنچتا ہے۔

⊙ حاملہ عورت کا ثواب

جو حاملہ پیٹ میں بچے کا بوجھ اٹھاتی ہے اسے رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے اور راہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جب وہ وضع حمل کی تکلیف برداشت کرتی ہے تو اسے ہر تکلیف کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اسے اللہ کی طرف سے اجر عظیم ملتا ہے۔

(حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

لوگ کہتے ہیں بینا سارے اندھا کوئی کوئی
میں کہتا ہوں اندھے سارے بینا کوئی کوئی۔

(حضرت لاہوریؒ)

ع دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(اقبالؒ)

بقیہ: فیمنی کاغذات کے دشمن

پر حملہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے کاغذ کے صفحات کمزور پڑ جاتے ہیں اور جلد کی گرفت کتاب کے کاغذات پر کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس کے بعد سوالڈ کاغذ کے ریشوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

(۵) فوکسنگ: اگرچہ فوکسنگ کاغذ کی تیاری میں استعمال ہونے والے بعض کیمیکل کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے کاغذ پیلا ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ آج کل ایسے کیمیکل جو فوکسنگ کی پیدائش کا باعث ہیں بہت کم مقدار میں استعمال ہوتے ہیں بحالاً کھاول، پتوں یا بہت قدیم مخطوطات پر فوکسنگ بہت ہوتی ہے۔

اگر ہم اپنے کتب خانوں کو مندرجہ بالا دشمن عناصر سے محفوظ رکھیں اور اس کی حفاظت ستھرائی کا خاص خیال رکھیں تو ہم اپنی کتابوں، مخطوطات، دستاویزات کو زیادہ طویل عرصہ تک محفوظ رکھ سکیں گے۔ جو کہ علم کے متلاشی اور تحقیق کی جستجو رکھنے والے حضرات کے لئے تسکین کا باعث بنے گا۔

غسلِ میت کے احکام

مسلمان کی لاش کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے یعنی اگر چند مسلمان مل کر اس فرض کو ادا کریں تو تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی مسلمان نے بھی یہ فرض ادا نہ کیا اور میت کو غسل نہ دیا تو سب مسلمان گناہگار ہوں گے۔ (ہندیہ)

اس لئے مختصر طور پر میت کو نہلانے کا طریقہ اور میت کے متعلق بعض اہم اور ضروری مسائل لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ مسلمان اس فرض کی ادائیگی میں ضروری معلومات حاصل کر کے اس پر عمل کر سکیں۔ تفصیلات "بہشتی زیور" یا کسی معتبر عالم دین سے دریافت کر لی جائیں۔

نہلانے کا بیان

جب میت کے گور و کفن کا سب سامان مہیا ہو جائے اور غسل دینا چاہیں تو پہلے کسی تخت کو یا بڑے تختہ کو پاک کر کے لوبان یا اگر کی بتی یا اور کسی خوشبودار کی دھونی دے دیں۔ تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات مرتبہ اور چاروں طرف دھونی کر کے مردے کو اس پر لٹا دیں اور کپڑے اتار لیں۔ اور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈال دیں تاکہ اتنا بدن چھپا رہے۔ (ہندیہ)

اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی خود ہی کہیں الگ بہہ جائے گا۔ تب تو خیر ورنہ تخت کے نیچے گڑھا کھود لیں۔ تاکہ سارا پانی اس میں جمع ہو جاتا رہے۔ اگر گڑھا نہ کھودا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے، مگر اس کا بہہ جانا اچھا ہے خواہ نالی میں ہی چلا جائے۔ غرض یہ کہ پانی کے پھیلنے سے آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے۔ اس لئے اس پانی کے نکلنے کا انتظام کر دو۔

نہلانے کا طریقہ

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرا دیں۔ لیکن اس کی رانوں اور استنجا کی جگہ پر بغیر کپڑے کے ہاتھ نہ لگائیں۔ اس پر ننگے ہونے کی حالت میں نگاہ بھی نہ ڈالیں، بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لیں اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانو تک پڑا ہے اس کے اوپر پانی ڈال کر اندر اندر استنجا کرا دیں پھر اس کو وضو کرا دیں لیکن نہ کلی کرائیں نہ ناک میں پانی ڈالیں نہ گٹے تک ہاتھ دھلائیں، بلکہ پہلے منہ دھلائیں، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت، پھر سر کا مسح، پھر دونوں پیر۔ اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو ایسا کر لینا چاہئے، مگر واجب نہیں ہے۔ (تیخ)

اور اگر غسل جنابت باقی تھا اسی حالت میں انتقال ہو گیا یا کوئی عورت حیض و نفاس کی حالت میں مر جائے تو ایسی صورت میں اس کے ناک اور منہ میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ (شرح التنویر) جس کی یہی صورت ہے کہ روئی یا کوئی باریک کپڑا پانی سے تر کر کے اس کے منہ اور ناک میں پھیر دیا جائے۔ پھر میت کے ناک منہ اور کانوں میں روئی بھر دیں۔ تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے جب وضو کرا چکے تو سر کو گل خیرو (یہ ایک بوٹی کا نام ہے) یا صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے مل کر دھو دے۔ (ہندیہ) پھر مردے کو بائیں کروٹ پر دائیں کروٹ اوپر کر کے بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالیں۔ یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹا دیں۔ اور اسی طرح سر سے پیر تک بائیں کروٹ پر بھی تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھائیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں۔ اور اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کر دھو ڈالیں اور میت کے وضو و غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں، دوبارہ نہ لوٹائیں (ہندیہ) اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائیں اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر اس کو کفنا دیں۔ (تیخ)

چند مسائل میت

مسئلہ۔ اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ گرم نیم پانی کافی ہے اسی پانی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دیں اور بہت تیز گرم پانی سے مردے کو نہ نہلائیں۔ اور نہلانے کا جو طریقہ اوپر لکھا گیا ہے، یہ مسنون ہے۔ اگر کوئی پانی کی کمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اسی طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارا بدن دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا اور غسل ہو جائے گا۔ (ہندیہ و در مختار)

مسئلہ۔ جب مردے کو کفن پر رکھیں تو سر پر عطر لگا دیں۔ اگر وہ مردہ مرد ہو تو داڑھی پر بھی عطر لگا دو۔ پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دیں۔

بعضے کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں۔ یہ سب جہالت کی بات ہے جتنا شرع میں آیا ہے اتنا کریں اس سے زیادہ نہ کریں۔ (در مختار)

مسئلہ۔ بالوں میں کنگھی نہ کریں نہ ناخن کاٹیں،

نہ کسی جگہ کے بال کاٹیں، سب اسی طرح رہنے دیں۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ ۔ اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں کوئی نہلانے والا نہیں تو بیوی کے علاوہ اور کسی اور عورت کو غسل دینا جائز نہیں۔ اگرچہ وہ محرم ہی ہو۔ اور اگر بیوی بھی نہ ہو۔ اس کو تیمم کرادیں۔ لیکن اس کے بدن کو ہاتھ نہ لگائیں۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لیں تب تیمم کرائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۔ کسی عورت کا خاوند مر جائے تو اس کی بیوی کا اس کو نہلانا اور کفنانا درست ہے۔ اور اگر بیوی مر جائے تو خاوند کو مردہ بیوی کے بدن کو چھونا ہاتھ لگانا درست نہیں۔ اور نہلانا بدرجہ اولیٰ جائز نہیں۔ مگر یہ حکم اس صورت میں ہے کہ دوسری کوئی عورت نہلانے والی موجود ہو۔ اور اگر نہلانے والی کوئی عورت موجود نہ ہو صرف مرد ہی مرد ہوں تو سخت مجبوری میں ضرورت کے وقت خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔ (شامی و امداد المفتیین)

مسئلہ ۔ خاوند کا مردہ بیوی کو دیکھنا، کفن یا کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا، مسہری یا پلنگ کا کندھا دینا اور قبر میں اتارنا سب جائز ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۔ عورتوں کو عورتیں غسل دیں اور مردوں کو مرد غسل دیں۔ اس کے برخلاف عورتوں کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہ دیں۔ شرعاً جائز نہیں ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۔ جو بچہ ابھی نابالغ ہو کر حد شہوت تک نہ پہنچا ہو اس کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں۔ اسی طرح جو لڑکی اتنی کمسن ہو کہ اس سے شہوت نہ ہوتی ہو اسے مرد غسل دے سکتے ہیں۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۔ اگر نہلاتے وقت نہلانے والے مردے میں کوئی عیب دیکھیں تو کسی سے نہ کہیں۔ اگر خدانخواستہ مرنے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہیں اور بالکل اس کا چرچا نہ کریں۔ یہ سب ناجائز ہے۔ ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کا کام کرتا تھا۔ مثلاً شرابی یا سود خور تھا یا گانے بجانے کا کام کرتا تھا تو پھر ایسی باتیں کہہ دینا درست ہے تاکہ دوسرے لوگ ایسی

سے بچیں اور توبہ کریں۔ (در مختار)

مسئلہ ۔ جو مرد جنابت کی حالت میں ہو یا عورت حیض و نفاس سے ہو تو یہ لوگ مردے کو غسل نہ دیں کیونکہ ان کو غسل دینا مکروہ اور منع ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہے تو وہ جس وقت نکالا جائے غسل دینا فرض ہے۔ پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔ اور ڈوبنے میں ان کا کوئی فعل نہیں ہوا۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے اور کسی طریقے سے پانی پہنچ جائے تب بھی اس کو غسل دینا فرض رہے گا (در مختار)

مسئلہ ۔ اگر کسی کی نعش اتنی گل سڑ جائے کہ دوران غسل اس کے جسم کو ملنا مشکل ہو تو صرف پانی اس کے بدن پر بہا دینا کافی ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۔ اگر حمل گر جائے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں، منہ، کان، ناک وغیرہ اعضاء کچھ نہ بنے ہوں تو اس کو نہ نہلایا جائے اور نہ باقاعدہ کفنایا جائے۔ بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر دفن کر دیا جائے۔ اور اگر اس بچے کے کچھ اعضاء بن گئے ہوں تو پھر اس کا حکم وہی ہے جو مردہ بچے کے پیدا ہونے کا ہے۔ یعنی نام رکھا جائے اور غسل دیا جائے۔ لیکن باقاعدہ کفن نہ دیا جائے۔ اور نہ نماز پڑھی جائے۔ بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے (ہندیہ)

مسئلہ ۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے گا بلکہ یوں ہی دفن کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی آدمی کا آدھے سے زیادہ بدن کہیں ملے تو اس کو غسل دینا ضروری ہے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے۔ اور اگر آدھے سے زیادہ نہ ہو بلکہ آدھا ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ اور اگر آدھے سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا، خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۔ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر یہ واقعہ ایسی جگہ کا ہے، جہاں مسلمان زیادہ آباد ہوں تو اس کو غسل دیا جائے گا۔ اور نماز پڑھی جائے گی (ہندیہ)

مسئلہ ۔ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور ان کے درمیان کوئی تمیز باقی نہ رہے۔ تو ان سب کو غسل دیا جائے گا اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہیں کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔ (ہندیہ)

میت کو غسل دینے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مردے کو نہلائے پھر اس کو ڈھک لے (یعنی کوئی بری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور نہلانے والا اس کو چھپالے) تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ چھپا لے گا (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہوگی۔ اور جو مردے کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو سُندُس (جو ایک ریشمی کپڑے کا نام ہے) پہنائے گا۔ (کنز العمال)

تشریح :۔ بعض جاہل مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں۔ یہ سخت بے ہودہ بات ہے۔ کیا خود انہیں مرنا نہیں ہے۔؟ خوشی دلی سے مُردے کی خدمت انجام دینی چاہیئے اور ثواب عظیم حاصل کرنا چاہیئے۔ سوچنا چاہیئے کہ اگر ہم سے بھی لوگ اسی طرح بچیں جیسے ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازے کی کیا کیفیت ہوگی۔؟ اور عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بدلہ دینے کو اسے ایسے ہی لوگوں کے حوالے کر دیں۔ العیاذ باللہ من ذالک

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مردے کو غسل دے اور اسے کفن دے اور اس کو حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے، اس کے بجائے کافور بھی کافی ہے۔ اور اس کے جنازے کو اٹھائے اور اس پر نماز پڑھے۔ اور اس کی وہ بُری باتیں

افشاں نہ کرے۔ جو دیکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا دور ہو جاتا ہے جیسا کہ اس دن تھا۔ جب کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (گناہوں سے دور تھا۔ یعنی گناہ صغیرہ معاف ہو جائیں گے۔ (کنز العمال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مردے کو نہلائے پھر چھپائے اس راز کو یعنی کرے تو اس کے چالیس کبیرہ یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جو اسے کفن دے تو اللہ جل شانہٗ اس کو جنت کا سُندس اور استبرق پہنائے گا اور جو میت کے لئے قبر کھو دے پھر اس کو اس میں دفن کرے تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس شخص کیلئے اس قدر اجر جاری فرمائیں گے جو اس مکان کے ثواب کے مثل ہو گا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھیں۔ یعنی اس قدر اجر و ثواب ملے گا جتنا کہ اس مردے کو قیامت تک رہنے کے لئے مکان عاریت پر دینے کا اجر ملتا۔ (کنز العمال)

تشریح واضح رہے کہ مردے کو غسل دینے اور اس کی خدمت کرنے کی جو فضیلت اور ثواب کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب اس صورت میں ہے جبکہ محض اللہ کے واسطے غسل دیا جائے۔ ریا اور اجرت لینا مقصود نہ ہو۔ اگر غسل دے کر اجرت لے لی تو ثواب نہ ہوگا مگر اجرت غسل میت پر لینا جائز ہے گناہ نہیں۔ بغیر اجرت کا جو قدر دوسری بات ہے وہ اجر و ثواب عظیم تر بات ہے۔

بقیہ: ہجرت نبوی ﷺ کی یادیں

ہر جانب تیزی سے دوڑ رہی تھیں کہ مبادا کہیں سے کوئی دشمن آپ کو نہ دیکھ رہا ہو۔ مزید براں جب غار ثور میں قیام کی نوبت آئی ہے تو پہلے صدیق اکبرؓ غار میں داخل ہو کر ہر طرح سے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ صفائی کرتے ہیں اور حشرات الارض کے خطرات کا بھی سد باب کرتے ہیں۔ سراغ رسانی اور دشمنوں کی خبر گیری کے لئے عبداللہ بن ابی بکر کو متعین فرما دیا تھا عبداللہ بن ابی بکر دن تو دشمنوں میں گذارتے اور رات کو مکمل دن بھر کی کارروائیوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرماتے۔ عامر بن فہیرہ دن میں مکہ کے چرواہوں کے ساتھ بکریاں چراتا اور رات میں غار ثور تک آنے والے نشانات قدم کو بکریوں کے کھروں سے مٹاتا تاکہ قیافہ شناس نشانات قدم دیکھ کر غار ثور تک نہ پہنچ سکیں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر اشیاء خورد و نوش کی بہم رسانی پر مامور تھیں۔ اور عبداللہ بن اریقط کے ذمہ آپ نے مدینہ منورہ تک کے راستہ کی رہنمائی کی ذمہ داری عائد فرمائی تھی۔ مذکورہ امور پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ آپ نے یہ سفر ہجرت نہایت ہوشمندی بھرپور متانت و سنجیدگی کے ساتھ اس امید پر فرمایا تھا۔ تاکہ مذہب اسلام کی اشاعت ہو اور لوگ تباہی و ہلاکت کے راستہ سے بچ کر راہ ہدایت پر آجائیں۔ الحمد للہ آپ کا یہ مقصد مکمل کامیابی سے ہمکنار ہوا اور لوگ جوق در جوق حلقۂ اسلام سے وابستہ ہوئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ اپنی پوری عمر مبارک دار الہجرت مدینہ منورہ میں گزار دی۔

یہ افسانہ نہیں حقیقت ہے

قادیانیوں کا آپس میں ایک مکالمہ جس میں مرزائیت کے عزائم کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔

کشور ظفر اقبال مجوکہ، سرگودھا

احسن آباد مجوکہ نزد مکانی سرگودھا کے علاقہ میں ایک قصبہ ہے جہاں قادیانی کثیر تعداد میں ہیں ایک سُنی مسلمان یہاں انتقال کر گئے، کارِ ثواب سمجھ کر جنازے میں مَیں بھی شریک ہوا۔ اس سُنی مسلمان کے اکثر رشتہ دار قادیانی تھے۔ چونکہ میں وہاں اجنبی تھا۔ اس لیے کسی نے مجھ پر کوئی خاص توجہ نہ دی۔ کچھ قادیانی آپس میں باتیں کرنے لگے اور جو باتیں انہوں نے کیں وہ نہایت عجیب ہیں جو میں آپ کی نذر کر رہا ہوں۔

تاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۰ء ایک قادیانی دوسرے سے

پہلا مرزائی: "سنا آپ نے!"

دوسرا مرزائی: "کیا ہوا؟"

پہلا: کیا ہوا۔ کہاں رہتے ہو یار! معلوم نہیں پاکستان میں نیا قانون بنا ہے۔"

دوسرا: "وہ کونسا؟"

پہلا: "۲۹۵-سی"

دوسرا: "اس میں کیا شق رکھی گئی ہے؟"

پہلا: "کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔"

دوسرا: "تو پھر کیا ہوا ایسا تو ہونا چاہیے تھا۔"

پہلا: بہت بھولے ہو یار دیر سے سمجھتے ہو معلوم ہوتا ہے تم باقاعدہ انجمن احمدیہ کے ممبر نہیں ہو۔ اسی لیے ناواقف ہو پگلے یہ قانون بھی ہمارے لیے ہے۔

دوسرا مرزائی: "لیکن وہ تو ۲۹۸-سی ہے۔"

"دیکھیں" "احمدیت" پہلے ہی بدنام ہے اب تو آئی جے آئی کی حکومت ہے۔

آپ ہی غور کریں کہ اگر ایک لڑکا اور لڑکی ایک ہی راستے پر جا رہے ہوں انہیں دیکھ کوئی برا کہے تو سننے اور دیکھنے والا بھی یقین کر سکتا ہے۔ اگر ان کے راستے الگ الگ ہوں اگر کوئی مذکورہ بالا بات کہہ دے تو الٹا کہنے والے کو پاگل سمجھا جائے گا اگر بات کچھ ہو تو پھر لوگ بات کرتے ہیں اگر ہم بدنام ہیں تو پھر یقیناً ہم میں ایسی باتیں ہیں۔"

پہلا مرزائی: "کمال کے آدمی ہو چھوڑو ان باتوں کو کوئی اور بات کرو۔"

"اچھا تو آپ کہہ رہے تھے کہ آئی جے آئی کی حکومت ہے تو کیا وہ ہمیں یہاں سے اٹھا کر کہیں اور تو نہیں پھینکیں گے؟"

"فکر نہ کرو بچو! انہیں یہاں سے کوچ کرنا پڑے گا!"

"بے نظیر نے ہمارے لیے کیا کیا ہے؟"

"دراصل وہ تو بہت کچھ کرنے والی تھی لیکن انہیں کسی نے کرنے نہیں دیا۔"

"آئی جے آئی ہمارے سخت خلاف ہے دیکھنا پاکستان ۱۹۹۲ء تک بمشکل قائم رہ سکے گا۔"

تم ۱۹۹۲ء کی بات کرتے ہو میں کہتا ہوں (خس کم ۱۹۹۲ء تک قائم نہ رہے تاکہ میری تو پنشن بن سکے ویسے بھی اس ملک سے لینا ہی کیا ہے صرف ذلت اور کیا۔"

"ہمارے مرزا محمود کی بھی پیشگوئی تھی کہ یہ جلد بھارت سے مل جائے گا۔ سنا ہے کہ آج کل مرزا طاہر کوئی نئی پیشگوئی کرنے والے ہیں۔"

آہستہ بولو کوئی سنتا ہے۔"

"اچھا تو آپ بات کر رہے تھے گستاخی رسول کے قتل کی۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جو سرِعام گالیاں دے یا کوئی اور گستاخی کرے تو سزا پھانسی۔"

ویسے تم بہت بھولے ہو۔

"کیا جھگڑا ہوا ہے"؟ تیسرا آکر کہتا ہے۔

"پہلے والے تمام بات سناتے ہیں۔

کسی حد تک یہ بات صحیح ہے لیکن ایک ذرا سی چھوٹ ہے۔"

"وہ کونسی؟"

"وہ یہ کہ جو شرعی عدالتیں قائم ہوئیں ہیں ان کا فیصلہ حتمی نہیں ہے بلکہ سپریم کورٹ میں اپیل درج ہو سکتی ہے۔"

"یہ تو اچھی بات بتائی تم نے۔"

"لیکن اس کا فائدہ؟"

فائدہ یہ ہے کہ جب کسی کیس کے سلسلہ میں اپیل درج ہوگی تو سپریم کورٹ میں دو جج ہمارے ہیں (نام انہوں نے نہیں لیے)

مرزا طاہر نے انہیں خصوصی ہدایات بھیج دی ہیں۔ ہر مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

دیکھو ایک بات ہے کہ یہی قانون شیعہ حضرات پر بھی لاگو ہوگا کیونکہ وہ حضرت علی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترجیح دیتے ہیں۔

وہ کیسے!

کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے تھے تو حضرت علی پہلے سے آسمان پر موجود تھے اسی طرح اوپر سے حضرت علی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ ملایا۔"

"اچھا تو اس کا مطلب ہے کہ ہم بہن بھائی ہیں۔"

"یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن وہ اکثریت میں ہیں بہ نسبت ہم سے دوسرا باقاعدہ ایران میں ان کی گورنمنٹ ہے اگر ان کے ساتھ ایسا ہوا تو بہت فساد ہوگا۔ میں دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ یہ قانون ہم پر لاگو ہوگا۔"

راقم الحروف یہاں سے سرکا اور ایک دوسری محفل میں پہنچا مگر اس طرح کہ لوگ یہ نہ جانیں کہ ہماری باتیں سنی جا رہی ہیں کہہ رہے تھے۔

دنیا میں سب سے خوبصورت قبرستان ہمارا ہے۔

کون سا؟

ربوہ والا اور کون سا:

میں ایک جگہ گیا تھا وہاں کا قبرستان بہت خوبصورت

مرزا قادیانی کی کہانی ـ مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

مجھے کوئی نہ جانتا تھا، میں مُردہ کی طرح تھا، میرا وقت بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا ـ مرزا قادیانی کا اعتراف

اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے بغیر انسان منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لیے جو طریقہ اختیار فرمایا ہے اُس کا نام "نبوت" ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا۔

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے، سچے، امانت دار، گمراہیوں اور غلطیوں سے پاک اور لالچ اور مادی معاوضہ کی خواہش سے بری ہوتے ہیں۔ انبیاء کرام حسب و نسب کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ اور برتر ہوتے ہیں۔ ان کی عقل دوسرے لوگوں کی عقل سے ارفع ہوتی ہے ان کا حافظہ سب سے قوی ہوتا ہے وہ علم میں سب سے کامل اور مکمل ہوتے ہیں۔ ظاہر اور باطن میں وہ اللہ تعالیٰ کے پورے پورے مطیع اور فرمانبردار اور اس کے دشمنوں سے بری اور بیزار ہوتے ہیں وہ اخلاق کاملہ اور کمالات فاضلہ کے ساتھ موصوف ہوتے ہیں، بدخلق اور بدزبان نہیں ہوتے ان کا خلق نہایت نیک اور صورت بڑی وجیہہ آواز نہایت عمدہ اور بہ غایت درجہ موثر ہوتی ہے۔ غرضیکہ انبیاء کرام علیہم السلام جس طرح سیرت کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں اسی طرح صورت میں بھی خوب تر اور پسندیدہ تر ہوتے ہیں۔

جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی میں تمام چیزیں مفقود ہیں معاملہ بالکل برعکس ہے، نہ اس میں عقل ہے، نہ علم، نہ حافظہ نہ فہم، نہ زہد، نہ تقویٰ نہ صداقت، نہ امانت، نہ عصمت و عفت نہ حسب و نسب، نہ اخلاق فاضلہ، نہ معجزات، اور نہ کرامات کچھ بھی نہیں سب صفر ہے۔

ہم مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی کتابوں سے مرزا قادیانی کے حالات لکھ رہے ہیں تاکہ اس جھوٹے مدعی نبوت کی حقیقت واضح ہو جائے۔ (منظور)

مجھے کوئی نہ جانتا تھا!

"اور یہ وہ زمانہ تھا جس میں مجھے کوئی بھی نہ جانتا تھا نہ کوئی موافق نہ کوئی مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کوئی چیز نہ تھا۔ اور ایک احد من الناس اور زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۷، ۲۸، مصنفہ مرزا قادیانی)

میں مُردہ کی طرح تھا!

"اس زمانہ میں درحقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا جو صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا تھا کہ یہ کس کی قبر ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۲۸، مشمولہ حقیقۃ الوحی، ص ۲۱۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

میرا وقت بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا

"مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان جھگڑوں میں ضائع ہو گیا ..... اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا تھا۔"

(کتاب البریہ، ص ۱۵۱، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مجھ میں کوئی علمی عملی خوبی نہیں!

"یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں!" (ازالۂ اوہام خورد، ص ۱۲۲، مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی جھوٹا اور مکار ہے!

"یہ شخص خود پرست نفس پرست، فاسق، فاجر، بد اخلاق، شہرت کا خواہاں، شکم پرور، کم بخت، کمانے سے عار رکھنے والا، مکر و فریب، جھوٹ میں مشاق، مکار اور جھوٹ بولنے والا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی، مصنفہ مرزا غلام قادیانی ص ۱۵۲، ۱۵۳)

پندرہ سال ساتھ رہنے والوں کی گواہی

قادیان کے آریہ کا بیان

"ہم نے پندرہ سال تک متواتر پہلو بہ پہلو ایک قصبہ (قادیان) میں ان (مرزا غلام احمد قادیانی) کے ساتھ رہ کر ان کے حال پر غور کی تو اتنی غور کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا کہ یہ شخص درحقیقت مکار، خود غرض، عشرت پسند، بدزبان وغیرہ وغیرہ ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۲، مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی چڑیاں پکڑا کرتا تھا!

"والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے چند بزرگ عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ

میں نے نہ سمجھا کہ سند میں سے کون مراد ہے آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے ہے۔"

(سیرۃ المہدی، طبع اوّل ص ۴۹۶ ج ۱، طبع دوم ص ۲۹۳ مصنفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا خائن تھا بیوی اور بیٹے کی گواہی

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں "حضرت مسیح موعود" (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔ جب آپ "مرزا قادیانی" نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو بھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھراتا رہا پھر جب آپ (مرزا قادیانی) نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا "حضرت مسیح موعود" (مرزا قادیانی) اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔"

(سیرۃ المہدی حصّہ اوّل ص ۴۳۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام قادیانی)

نوٹ:۔ سب جانتے ہیں کہ نبی نبوت سے بھی پہلے بھی معصوم ہوتے ہیں اور نبوت کے بعد بھی۔ اور تو اور خیانت تو کوئی شریف آدمی بھی پسند نہیں کرتا اور نہ کرتا ہے اس کے برعکس مرزا قادیانی کی نسبت اس کی خیانت کی گواہی بیوی اور بیٹے خود دے رہے ہیں۔

مختاری میں فیل

"آپ (مرزا قادیانی) نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے۔"

(سیرۃ المہدی حصّہ اوّل ص ۱۳۸)

جیب کے ڈھیلے

"آپ (مرزا قادیانی) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول (پیشاب کی بیماری) بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے اسی زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔" (مرزا قادیانی کے حالات مرتبہ معراج الدین قادیانی تمہ براہین احمدیہ، جلد اوّل، ص ۶۷)

مرزا قادیانی کی جیب میں اینٹ

"آپ (مرزا قادیانی) کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی ایک جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی، آپ (مرزا قادیانی) جب لیٹتے تو وہ اینٹ چبھتی کئی دن ایسا ہی ہوتا رہا ایک دن اپنے ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے وہ حیران ہوا اور آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا جھٹ جیب سے نکال دی۔"

(حوالہ بالا سابق)

مکر و فریب سے لوگوں سے روپیہ لینا

"سب سے بڑا اعتراض جو ڈاکٹر عبدالحکیم پرانے صحابی نے مرزا صاحب سے کیا وہ مال کے متعلق تھا کہ وہ مکر و فریب کر کے لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں اور اسے جس طرح چاہتے ہیں بے جا صرف کرتے ہیں کوئی حساب نہیں رکھتے۔"

(الفضل قادیان، ۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء)

بیعت فروش مرزا

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔۔۔۔۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے نظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے مگر چاہیئے کہ لاف گزاف نہ ہو جیسا کہ پہلے بعض سے ظہور میں آیا کہ وہ اپنی زبان پر وہ قائم نہ رہ سکے، سو انہوں نے خدا کا گناہ کیا جو عہد کو توڑا ۔۔۔ ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لیے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کیلئے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔"

(اشتہار من جانب مرزا قادیانی ۵ مارچ ۱۹۰۲ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات ص ۴۶۹ ج ۳)

بقیہ:۔ اسوۂ رسولِ اکرمؐ

صہیبا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مسلمانو تم میں اچھے وہ ہیں جو باہم ایک دوسرے کی دعوتیں کرتے رہتے ہیں اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں (ابن سعد) حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ہم کو زیادہ آرام طلبی سے منع فرماتے تھے اور ہم کو حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں (ابو داؤد) حضرت ابن ابی حدردؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تنگی سے گزارا کرو اور موٹا جوتا پہنو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔ (جمع الفوائد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ فرض عبادت کی بجا آوری کے بعد حلال طریقہ سے رزق حاصل کرنا سب سے اہم فرض ہے۔ (مشکوٰۃ) آپؐ کا ارشاد ہے سادہ زندگی گزارنا ایمان میں سے ہے (حیوٰۃ المسلمین) حضرت عائشہؓ سے حضور علیہ السلام کا ارشاد منقول ہے کہ صاحب ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ اختیار کر لیتا ہے جو رات بھر نفل نماز پڑھتے ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں۔ (ابو داؤد) ایک اور روایت میں ہے کہ بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انسان کو کچھ عطا ہوا ہے اس میں بہتر کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اچھے اخلاق (معارف الحدیث)

یااللہ ہمیں حضور علیہ السلام کے ہر فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)۔

خبریں — اخبار ختم نبوت

جرمنی کی قادیانی جماعت دھڑے بندی کا شکار ہوگئی

مرزا طاہر نے مربی انچارج کو معطل اور بعض پرانے کارکنوں کو جماعتی کاموں سے الگ کردیا۔

قادیانی اختلافات سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے ——— عبدالرحمن باوا

(لندن) باوثوق ذرائع سے ملنے والی ایک اطلاع کے مطابق جرمنی کی قادیانی جماعت دھڑے بندی کا شکار ہو گئی ایک دھڑا جس کی قیادت جرمنی کا سابق مبلغ انچارج کر رہا ہے۔ جب کہ دوسرے دھڑے کی نمائندگی جرمنی کی قادیانی جماعت کا سربراہ کر رہا ہے اور اس دھڑے کی حمایت مرزا طاہر کر رہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گذشتہ ایک طویل عرصے سے دونوں دھڑوں میں زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے بعض مرتبہ مرزا طاہر کی مداخلت سے کشیدگی میں کمی ہو جاتی تھی۔ لیکن تھوڑے عرصے پہلے مذکورہ کشیدگی میں نمایاں اضافہ ہو گیا اور دونوں دھڑوں کے افراد نے ایک دوسرے کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ جب حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے تو بہ امر مجبوری قادیانی سربراہ مرزا طاہر کو جرمنی کا سفر کرنا پڑا۔ اس ذرائع نے بتایا ہے کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے سخت ترین کارروائی کرتے ہوئے ایک دھڑے کے سربراہ مربی انچارج اور بعض پرانے و سرگرم کارکنوں کو جماعتی کاموں سے الگ کر دیا ہے جس کی وجہ سے الگ کیے گئے کارکنوں میں زبردست اشتعال پھیل گیا ہے۔

گذشتہ دنوں دفتر ختم نبوت لندن قادیانی نوجوانوں کا ایک گروہ جو چار افراد پر مشتمل تھا جس میں دو قادیانی نوجوان جرمنی سے اور دو برطانیہ کے تھے آئے انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہمارے خلاف سخت کارروائی کی گئی ہے لیکن ہم اب بھی اپنے مذہب پر قائم ہیں ہم صرف ان حالات سے آگاہ کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں انہوں نے مزید بتایا کہ ہماری زندگی اجیرن بن گئی ہے دفتر میں موجود مولانا عبدالرحمن باوا نے بتایا کہ آپ کے یہاں آنے سے قبل ہمیں کئی اور ذرائع سے بھی جرمنی کے حالات کے بارے میں تفصیلی اطلاع مل چکی ہے انہوں نے قادیانی نوجوانوں سے کہا کہ ہمیں آپ کے اختلافات سے کوئی دلچسپی نہیں اس لیے کہ ایسے اختلافات تو گذشتہ ۹۰ سال میں کئی بار پیدا ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے لاہوری قادیانی جماعت وجود میں آئی پھر مرزا ناصر کے مرنے پر بھی ربوہ میں زبردست اختلاف پیدا ہوا۔ ہماری دلچسپی اس میں ہوگی کہ آپ سچے دل سے قادیانی جماعت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو جائیں۔ قادیانی نوجوانوں نے کہا کہ اس وقت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہم حالات کا جائزہ لے رہے ہیں وقت آنے پر ہم اپنا لائحہ عمل مرتب کریں گے۔

واضح رہے کہ قادیانی جماعت میں اب یہ اختلافات کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا ہے گذشتہ چند سال پہلے بھی امریکہ اور مختلف ممالک سے اسی طرح کی خبریں ملی تھیں۔

ہماری جماعتوں کے بعض لوگ خلیفہ بننے کی کوشش کرتے ہیں

وہ ایسے انداز بناتے ہیں جو خلافت کا خصوصی حق ہوتا ہے

بغاوت کو پنپنے نہیں دیں گے مخالف دھڑا شیطانی پارٹی ہے (مرزا طاہر کا بیان)

(فرانکفرٹ جرمنی) سے موصول ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جرمنی کی قادیانی جماعت میں پیدا ہونے والے زبردست فتنہ کو دبانے کے لیے گذشتہ دنوں قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے جرمنی کا دورہ کیا اور وہاں کی جماعت کے ایک مربی انچارج کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے انہیں کام سے معطل کر دیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اس سلسلے میں جمعہ ۹ اگست جرمنی میں ایک خطبہ دیا اس خطبہ میں مرزا طاہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کی قادیانی جماعت میں ایک طویل عرصے سے کشیدگی پائی جاتی تھی اور اندر ہی اندر ایک لاوا پک رہا تھا اور ایک دوسرے کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے متعدد بار جرمنی کی جماعت کے افراد کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن معلوم ہوتا تھا کہ میری باتوں کا کوئی خاص اثر ان پر نہیں پڑا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت میں اس سے قبل بھی فتنوں نے سر اٹھایا تھا لیکن میں نے اسے سختی سے کچل دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس سلسلے میں زبردست پریشانی میں مبتلا رہا۔ مرزا طاہر نے کہا کہ ایک طویل عرصے سے محسوس کر رہا تھا کہ جرمنی کی قادیانی جماعت اپنے امیر کا ادب و احترام نہیں کرتی ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی تذلیل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے محسوس کیا کہ جرمنی کی قادیانی جماعت 'افتراق و انتشار' کا شکار ہوئی ہے۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے جرمنی کے مربی انچارج پر الزام لگاتے ہوئے کہا اس نے ایک دھڑے کی سرداری قبول کرلی اور جھگڑے کا بانی بنا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مربی انچارج کے اندر سے فتنہ کی بو آرہی ہے۔ مربی انچارج پر الزامات کی ایک طویل فہرست سناتے ہوئے مرزا طاہر نے کہا کہ مربی انچارج اپنی حیثیت سے زیادہ اختیارات

جا رہا ہے۔ مرزا طاہر نے کہا کہ بعض لوگ تو ہماری جماعت میں خلیفہ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہی انداز اپناتے ہیں جو خلافت کا مخصوص حق ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ مرزا اعجاز ناغ اور ان ساتھیوں نے جرمنی کی جماعت کے امیر کو دھمکیاں بھی دیں جس کی وجہ سے میرا دل کھول اٹھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا اعجاز نے میری مقرر کردہ صدارت کو بھی منسوخ کر دیا۔ گویا اس نے حد سے زیادہ تجاوز کر کے بے ہودہ حرکت کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ کھلی کھلی بغاوت ہے اور بغاوت کو سختی سے دبایا جائے گا۔ اور ان کے سر کچل دیئے جائیں گے مرزا طاہر نے اعلان کیا مرزا اعجاز نج اور اس کے دھڑے کے ارکان کو جماعتی کاموں سے کلیتہً فارغ کر دیا گیا ہے۔ مرزا طاہر نے مخالف دھڑے کو شیطانی پارٹی کا نام دیا ہے اور کہا کہ اس کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں اور پوچھا کہ قادیانی جماعت میں پہلے بھی بڑے بڑے باغی پیدا ہوئے اور انہوں نے بڑے بڑے گروہ بنائے تھے وہ اب کہاں ہیں ان کے ٹکڑے بکھر گئے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ لاہوری جماعت کا کیا حال ہے۔

انہوں نے کہا میں اپنا سر کبھی نہیں جھکا سکتا یہ شیطانی پارٹی والے نہ پہلے ہمارا بگاڑ سکے نہ آئندہ بگاڑ سکیں گے۔

مرزا طاہر نے یہ بھی اعلان کیا کہ یہ شیطانی پارٹی کے لوگوں نے حملہ کیا ہے ہم نے بیعت فسخ کر لیا ہے میرا اب ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

قادیانیوں کا مسئلہ ہندوؤں عیسائیوں سے مختلف ہے

سابق وزیر اقلیتی امور مسٹر بھنڈارا کے بیان پر تبصرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرحمن باوا نے آج اپنے اخباری ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اس لیے اس ملک میں کسی ایسی تحریک کو جو نظریہ پاکستان اور اسلام سے مطابقت نہیں رکھتی کام کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ البتہ اس ملک کی غیر مسلم اقلیتیں اپنے دائرہ کار میں رہ کر آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ حق کسی کو نہیں دیا جا سکتا کہ مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر ضرب لگائے اور ان کے دین و ایمان کو بگاڑ کر انہیں مرتد بنا سکے۔ نیز مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرے مولانا عبدالرحمن، پاکستان کے اقلیتی امور کے سابق وزیر مسٹر ایم پی بھنڈارا کے جنگ لندن میں چھپے گئے انٹرویو پر تبصرہ کر رہے تھے جس میں کہا گیا کہ "پاکستان میں قادیانیوں کو اس طرح مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے جو کسی بھی اقلیت کو حاصل ہونی چاہیے" مولانا عبدالرحمن باوا نے اس الزام کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ قادیانی تحریک کے نشیب و فراز سے واقف ہوتے اور اس تحریک کا گہرائی سے مطالعہ کرتے اور ان کے سیاسی عزائم سے آگاہ ہوتے انہیں یہ کبھی کہنے کی ضرورت پیش نہ آتی کہ "پاکستان میں قادیانیوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں"۔ انہوں نے کہا کہ شاید مسٹر بھنڈارا کے علم میں نہیں کہ مسلمان ختم نبوت کے مسئلے کے بارے میں کتنے حساس ہیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے مدعی نبوت کے فتنہ کو کچلنے کے لیے بارہ سو جلیل القدر صحابہ کرام نے اپنی جان کی قربانیاں دیں اور پھر پاکستان کے مسلمانوں کی عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی کا اندازہ کریں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بارہ ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا مسئلہ ہندوؤں عیسائیوں اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں سے مختلف ہے۔ ہندو اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں اور عیسائی اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں جبکہ قادیانی غیر مسلم ہیں لیکن ان کا دعویٰ ہے کہ وہ تو مسلمان ہیں اور دنیا میں بسنے والے ایک ارب مسلمان کافر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں قادیانی آرڈیننس کا نفاذ ہوا۔ تو بہتر تو یہ تھا کہ قادیانی اس ترمیم کو تسلیم کر لیتے اور ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے مطابق زندگی گزارتے لیکن انہوں نے اس کے برعکس پاکستان کو بدنام کرنے کی مہم شروع کی اور مسلمانوں کو مزید مشتعل کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی دیگر غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ مسلمانوں کو کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ نہ کوئی قابل ذکر تنازعہ پیدا ہوا لیکن قادیانیوں کی ان جارحانہ سرگرمیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات میں اشتعال پیدا ہونا لازمی تھا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی انہیں اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکنے کے لیے حکومت پاکستان کو اقدامات کرنے پڑے انہیں اقدامات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "قادیانیوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں" حالانکہ ان اقدامات کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و شعائر اسلام کا تحفظ ہے۔ اگر ان اقدامات سے قادیانیوں کی مذہبی آزادی متاثر ہوتی ہے تو اس میں مسلمانوں کا قصور نہیں۔ انہوں نے مسٹر بھنڈارا سے کہا کہ وہ قادیانیوں کو مشورہ دیں کہ وہ پاکستان کے آئین کا احترام کریں اور ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کو کھلے دل سے تسلیم کریں۔

دفتر ختم نبوۃ لندن میں علماء کنونشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۸ ستمبر بروز ہفتہ دفتر ختم نبوت لندن میں ایک علماء کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن میں لندن اور اس کے گرد و نواح میں دینی خدمات انجام دینے والے علمائے کرام نیز آئمہ مساجد نے شرکت کی۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمن باوا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نصب العین عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا سد باب ہے اور ہم اس مقصد کے حصول کے لیے ساری دنیا میں سرگرم عمل ہیں۔ یہ جماعت اتحاد بین المسلمین کی داعی ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے علماء کرام کو آگاہ کیا اور بتایا کہ قادیانی کن کن راستوں سے ختم نبوت میں نقب لگاتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے ارتدادی جال میں پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے علماء کرام سے کہا کہ

ہماری خدمات حاضر ہیں جہاں چاہیں جب چاہیں آپ اپنی مساجد میں درس، وعظ اور جمعہ میں بیان کے لیے بلائیں ہم انشاء اللہ حاضر ہو کر عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے بارے میں معلومات فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں

اس موقع پر شیخ صہیب حسن نے اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ تمام مساجد میں ختم نبوت کے سلسلے میں پروگرام بنائے جائیں اور ختم نبوت کے مبلغین کو مدعو کر کے ان سے درس دلوائے جائیں۔ مولانا اسماعیل بوٹا نے کہا کہ اگر ہر علاقہ میں قائم مساجد کے امام و مکین اس بات کا فیصلہ کریں کہ ہم اپنے اپنے علاقہ میں

جب باطل گروہ کا مقابلہ کریں گے تو انشاء اللہ کسی باطل گروہ کو یہ موقع نہیں مل سکے گا کہ اپنا ارتدادی دائرہ بڑھائے گا۔ کنونشن کے اختتام پر علمائے کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آنے والے علمائے کرام کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر پیش کیا گیا۔

بخاری کی پکار

عنایت الرحمٰن رحمانی

ایشیا کے خطیب اعظم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کی درخشانیاں آپ کے انداز کلام کی جولانیاں اللہ کے شیر کی دھاڑ، دل کی پرسوز پکار، آپ کے پرجوش لطیف و رقیق افکار، آپ کا ہر مصرعہ موتی آبدار ہو کہ یہ مختصر تحریر اس کا احاطہ نہیں کر سکتی آپ کی تقاریر سے منتخب اقتباسات ختم نبوت کے پروانوں کے لیے مسرت اور منکرین ختم نبوت کے لیے عبرت پیش کر رہی ہیں بانی احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کراچی میں ستمبر ۱۹۵۱ء کو ایک دل سوز خطاب میں فرمایا:

"تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے کہ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قد و قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھی، سچ کبھی نہ بولتا تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری نہ ہوتی وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی ۴۵ انچ کی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسیٔ وقت ہوتا، ابوالفضل اس کا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شکسپیر اردو کا ابوالکلام ہوتا پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے مان لیتے؟ میں تو کہتا ہوں کہ اگر علیؓ بھی دعویٰ کرتے کہ جنہیں تلوار حق نے دی اور بیٹی نبیؐ نے دی، سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں اور ہرگز نہیں، میاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر بیٹھ سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔"

چیلنج

"وہ (مرزا محمود) نبی کا بیٹا ہے اور میں نبی کا نواسہ ہوں وہ آئے مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی، عربی ہر زبان میں بحث کر لے یہ جھگڑا آج ہی طے پا جاتا ہے وہ پردے سے باہر نکلے نقاب اٹھائے اور کشتی لڑ لے مولا علی کے جوہر دیکھے جس رنگ میں آئے۔ میں ننگے پاؤں آؤں اور وہ حریر پرنیاں پہن کر آئے۔ میں موٹا جھوٹا پہن کر آؤں، وہ مزعفر کباب یاقوتیاں اور اپنے ابا کی سنت کے مطابق پلومر کی ٹانک وائن پی کر آئے میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کی روکھی کھا کر آؤں، یہیں میدان یہیں گو۔"

(بیس بڑے مسلمان)

دل اور دماغ

"میں نے جو کچھ کیا اللہ اور اس کے رسول کے لیے کیا مجھے ایک لحظہ کے لیے بھی اپنی کسی حرکت کی ندامت نہیں میرا دماغ غلطی کر سکتا ہے لیکن میرے دل نے کبھی غلطی نہیں کی مجھ سے وفاداری کا ثبوت مانگنے والے پہلے اللہ اور اس کے رسول کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیں میں ان لوگوں میں سے نہیں جو انسانی ضمیر کی سوداگری کرتے ہیں میں اس شخص کو دھوپ اور چھاؤں کی اولاد سمجھتا ہوں جو قوم کو بیچتا پھرے ملک سے غداری کرتا ہے اور جس ہنڈیا میں کھاتا ہے اس میں چھید ڈالتا ہے میں نے صرف ایک اللہ کے سامنے جھکنا سیکھا ہے میں ان لوگوں کا وارث نہیں جنہوں نے درباریوں کی دہلیز پر جانیں دی ہیں میں ان کا وارث ہوں جو شہادت کے راستہ میں سر دل کو ہتھیلی پر لیے پھرتے ہیں۔ (حوالہ بالا) صدر محترم اور تماشائی بھائیو! لاہور آئے ہوئے مجھے بیس سال ہو گئے ہیں بوڑھا ہو گیا ہوں بال سفید ہو چکے ہیں آج تک مجھے پتہ نہیں چلا کہ آپ ہیں کیا؟ خوش ہیں، غضب ہیں، ابدال ہیں، ولی ہیں، کیا ہیں سمجھ میں نہیں آتا آپ کو کس خطاب سے مخاطب کروں کیا میری بیوی کے حق مہر میں جیل جانا لکھا ہوا ہے اگر تم نہیں چاہتے کہ ہم تمہارے سامنے آئیں تو پھر تم ہمارے سامنے کیوں آتے ہو۔ کٹی کرنی ہے تو کٹی کر لو یہ کیا کہ عطاء اللہ نے کی تقریر تم نے کہا واہ شاہ جی واہ عطاء اللہ، ہو گیا قید تم نے کہا آہ شاہ جی آہ تمہاری آہ اور واہ میں شاہ جی ہو گئے تباہ۔"

امت کی مائیں

راجپال کی کتاب (خاکم بدہن) یعنی رنگیلا رسول کے خلاف منعقدہ احتجاجی جلسہ میں امیر شریعت نے فرمایا آج مفتی کفایت اللہؒ اور مولانا احمد سعیدؒ (جو کہ اس جلسہ میں موجود تھے) کے دروازے پر ام المومنین عائشہؓ اور ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ آئیں اور فرمایا ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کافروں نے ہمیں گالیاں دی ہیں (پھر ایسی زبردست کروٹ کے ساتھ لوگوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ جلسہ دہل گیا) ارے دیکھو تو ام المومنین عائشہ صدیقہؓ دروازے پر تو نہیں کھڑی ہیں (جلسہ میں کہرام بپا ہو گیا لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) دیکھو دیکھو سبز گنبد میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں خدیجہ و عائشہ پریشان ہیں امہات المومنین تم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہیں، عائشہ رضی پکارتی ہیں جنہیں رسول اللہ پیار سے ”حمیرا“ کہا کرتے تھے جنہوں نے رسول اللہ (فداہ امی وابی) کی رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی ان کی ناموس پر قربان ہو جاؤں بچے بیٹھے مال پر کٹ مرا کرتے ہیں“ (ہمیں بڑے مسلمان)

ایک جگہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ چوالیس برس لوگوں کو قرآن سنایا پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کے سنگلی کے دل ٹوٹ جاتے غاروں سے ہم کلام ہوتا تو ہجوم اٹھتے چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لیے طوفان بلند ہو جاتے درختوں کو پکارتا تو وہ دوڑنے لگتے کنکروں سے کہتا تو وہ لبیک کہہ اٹھتیں مُرمُر سے گویا ہوتا تو وہ صبا ہو جاتی دھرتی کو سناتا تو اس کے سینہ میں مجسمے بڑے شگاف پڑ جاتے۔ جنگل ہرلنے لگتے صحرا سرسبز ہو جاتے میں نے ان لوگوں کو مخاطب کیا جن کے ذہنیں بنجر ہو چکی ہیں۔ جن کے پاس دل و دماغ کا قحط ہے جن کے ضمیر جا بجا بکے ہیں جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں جن کی پستیاں انتہائی خطرناک ہیں جن کا ضمیر نا الم ناک ہے اور جن سے گزر جانا حرب ناک ہے جن کے سب سے بڑے معبود کا نام حاجت ہے (حوالہ بالا)

کسی شیعہ نے شاہ جی سے سوال کیا کہ علی و عمر (رضی اللہ عنہما) میں کیا فرق ہے؟ فرمایا علیؓ مرید تھے اور عمرؓ مراد حضورؐ نے تو رو رو کر خدا سے عمرؓ کو مانگا فرمایا کہ میں علیؓ کا بیٹا ہوں نفس میرا بھی چاہتا ہے کہ سب کچھ انہی کی جھولی میں ڈال دوں مگر جھوٹ نہیں بول سکتا تو منواتے ہیں عمرؓ کو نکال دو اور سوچو کہ تاریخ میں رہ کیا جاتا ہے ایک مرتبہ شاہ جی سے پوچھا گیا کہ حضرت خدیجہؓ اور عائشہؓ میں کیا فرق ہے فرمایا خدیجہؓ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا اور عائشہؓ کا محمد رسول اللہ سے وہ فکر کی زوجہ تھیں اور یہ نبوت کی اور آپؐ سے ہی ایک دفعہ سوال کیا گیا کہ حضورؐ کی صاحبزادیوں فاطمۃ الزہرا اور دوسری بنات طاہرہ میں کیا فرق ہے؟ فرمایا فاطمہؓ نبوت کے بعد کی بیٹی ہے اور باقی نبوت سے پہلے کی بیٹیاں تھیں اسی طرح آپ خوبصورت طرازوں کو بانکپن سے اور مسکت جواب ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

شاہ صاحبؒ نے ایک مرتبہ خطاب میں فرمایا کہ جنت میں ہر چیز ملے گی۔ فراغت کے بعد ایک دیہاتی نے سوال کیا کہ حضرت حقہ بھی ملے گا میرا تو اس کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ فرمایا ہاں بابا جی اگر آپ کی خواہش ہوگی تو حقہ بھی مل جائے گا مگر اس کے لیے آگ آپ کو دوزخ سے جا کر لانی پڑے گی۔

حضرت بخاری ایک شخص کے ہاں مہمان ہوئے آپ نے میزبان کے بچے کو پیار کرنے کے لیے پکڑا تو وہ چلانے لگا میزبان نے غالباً کہا شاہ جی! بچے داڑھی والے سے بہت ڈرتے ہیں آپ نے فرمایا بچہ ماں سے زیادہ مانوس ہوتا ہے۔ اور داڑھی منڈوں میں ماں کی شباہت دیکھ کر وہ خوش ہوتا ہے۔ اور داڑھی والوں میں مردانگی کو نمایاں دیکھ کر وہ متوحش ہو جاتا ہے۔

شاہ صاحبؒ کی ایسی نکتہ سنجیاں، پرلطف سخن طرازیاں بر محل حاضر جوابیاں بے حد کثیر ہیں جن سے ان کی شخصیت کا کمال عیاں ہوتا ہے اللہ ان کے مشن کو قائم و دائم رکھے اور ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

بقیہ :۔ نظام الملک طوسیؒ

اگر آپ تند سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے بھاگ بھاگ جاتے۔

اور کسی پر زیادتی نہ کرو کیونکہ مظلوم کی دعا کے لئے حجاب نہیں اور مخلوق خدا کے بارے میں انصاف پسند اور اچھا سلوک کرنے والے خواہ اپنے شرکاء اور رفقاء کے ساتھ تبرع اور رفعت کے لیے اوقات کرو اس سے تم نیک نام ہو گے اور حسد و کینہ کو اپنے دل میں راستہ مت دو کیونکہ مقولہ ہے ”الحسود لا یسود“ کہ حاسد نفع میں نہیں رہتا۔ اور ہر وقت تکلف اور بناوٹ سے دور رہو کیونکہ کہتے ہیں کہ ”التکلف شوم ذلا یدوم“ یعنی تکلیف نحوست ہے اس لئے کہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔

بقیہ :۔ یہ افسانہ نہیں حقیقت ہے

تھا، کلیاں تھیں، پھول تھے، گلدستے تھے۔

بات نہیں ہے برخوردار۔

یہ ہے کہ جب آدمی ربوہ جاتا ہے اور قبرستان میں داخل ہوتا ہے تو طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے معلوم ہوتا ہے جیسے سب گناہ دُھل گئے ہیں۔

یہ بات تو ہے لیکن یہ ایک انجمن کے تحت ہے۔

وہ اپنا چندہ اکٹھا کرتی ہے اور کام کرتی ہے۔

میرے خیال تک تو ایک مرتبہ وہاں کسی کو دفن کروا لئے دوسری مرتبہ ہمت نہیں پڑتی کیوں میاں اب تمہاری نانی کی باری ہے کافی عمر ہو چکی ہے کیا ارادہ ہے؟

توبہ جی توبہ صرف دادا ربوہ میں رکھ کر پچھتا رہے ہیں اگر اب ایسا کیا تو ہم دیوالیہ ہو جائیں گے۔ غضب کا مہنگا ہے قبرستان۔

(زور سے قہقہہ لگاتا ہے) جنت لینا آسان نہیں ہے سرکار۔

چھوڑو ان باتوں کو اور کوئی کرو۔

اچھا تو پھر یہ بتائیں کہ جو چندہ ہم دیتے ہیں یہ تو بہت زیادہ رقم بن جاتی ہے نہ جانے اس رقم کو کہاں بھیجتے ہیں۔

کچھ فلاحی کاموں پر خرچ ہوتی ہے کچھ احمدیت (اسلام) کی تبلیغ میں اور کچھ دوسرے مختلف کاموں میں خرچ ہو جاتی ہے بقیہ رقم مرزا طاہر کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی ہے۔ [illegible]

بہت نیک ہیں ہمارے قائد۔

ہمارے قائد مرزا طاہر دنیا میں تیسرے امیر آدمی ہیں۔ روپیہ جو ہمارا کھاتا ہے اسی لیے۔

اس نے قہقہہ زور سے لگایا اور منتشر ہو گئے۔ کیونکہ قبر تیار ہو چکی تھی۔

بقیہ :۔ آپ کے مسائل

ہیں تو یہ قادیانی ”ان عام کلمہ گو مسلمانوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ کیا یہ ظلم نہیں کہ دور حاضر کے مسیلمہ کذاب مرزا قادیانی کو ماننے والوں کو اگر کافر کہا جائے تو یہ آپ کے خیال میں صحیح نہیں۔ اور اگر قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو کافر کہیں تو آپ ان کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کرتے!

قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے

فہرست مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	زبان	قیمت
۱	التصریح	امام عصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	عربی	۵۰
۲	ہدیۃ المہدیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	〃	۱۰
۳	المتنبی القادیانی	حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	〃	۵
۴	الموقف ملت الاسلامیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۵
۵	ہائیکورٹ کے سات سوالات کا جواب الجواب	حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح	اردو	۱۰
۶	رئیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رح	〃	۷۰
۷	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	〃	۲۵
۸	شہادۃ القرآن	حضرت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی رح	〃	۲۰
۹	خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	〃	۲۵
۱۰	کلمۂ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد	〃	۲۰
۱۱	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد میکش	〃	۱۰
۱۲	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ؟	مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ	〃	۱۰
۱۳	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا مدظلہ	〃	۶۰
۱۴	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	〃 〃 〃	〃	۵۰
۱۵	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبدالغنی پٹیالوی	〃	۲۰
۱۶	ہرچہ گویم حق گویم	سید مناظر احسن گیلانی	〃	۸
۱۷	سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان	زاہد منیر عامر	〃	۵۰
۱۸	ملفوظات مرزا	مولانا حافظ نور محمد صاحب	〃	۱۰
۱۹	قادیانیت [illegible] تجزیہ	[illegible]	〃	۵
۲۰	جیسس ۔ JESUS	حضرت مولانا لال حسین اختر	انگلش	۵
۲۱	[illegible] عدالت کا فیصلہ		〃	۱۰
۲۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	اردو	۲۵

نوٹ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی ادارہ ہے کتب پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے اس لئے کمیشن نہ ہوگا۔ مطلوبہ کتاب کی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ کتب وی۔ پی ہرگز نہ ہوں گی۔

ملنے کا پتہ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

دہشت گردو تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغوا کی منظم واردات پر پاکستان کا شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ ملکِ عزیز کو دشمن تباہ کن حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پُر امن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آیئے دیکھئے اِن پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

(۱) اسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (بجٹ آمد و خرچ تحریک جدید ۶۳-۱۹۶۲ء صفحہ ۳۴) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ (ہفت روزہ [illegible] لاہور [illegible] صفحہ ۱۵)

(۲) اسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۴ر جنوری ۱۹۸۶ء نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

(۱) مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ "اکھنڈ ہندوستان" بن جائے۔ (الفضل قادیان ۱۶ رمئی ۱۹۴۷ء)

(۲) مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

(۱) امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

(۲) حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں "امریکی سفارت کار رول" کا ربوہ میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے علیحدگی میں ملاقاتیں جس کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (عام اخبارات۔ جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دُنیا بھر کے یہودی، مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظم سازشوں میں مصروفِ کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت "سیاسی پناہ" کے نام سے منظم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرونِ ملک بھجوا رہی ہے۔ ان تخریب کاروں کے آنے جانے کا یہ عمل مسلسل کئی سال سے جاری ہے۔

اِن حالات میں

حکومتِ پاکستان اپنی ذمے داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر ان کے اثاثوں کو منجمد کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (ملتان، پاکستان)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کر دی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفتر ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر: ۷۷۸۰۳۲۷

اکاؤنٹ نمبر [illegible]، الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ